ماہنامہ
(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

انصاراللہ

اکتوبر 2013ء   ذیقعدہ/ذوالحجہ 1434ھ   اخاء 1392ھش

اِنَّ الضَّحَایَا ھِیَ الْمَطَایَا تُوْصِلُ اِلٰی رَبِّ الْبَرَایَا وَتَمْحُوا الْخَطَایَا وَتَدْفَعُ
الْبَلَایَا ھٰذَا مَا بَلَغَنَا مِنْ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ عَلَیْہِ صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَالْبَرَکَاتُ السَّنِیَّۃ

اس شمارہ میں

- قربانی کا فلسفہ
- موت تک نماز میں ناغہ نہیں ہونا چاہئے
- MTA کی برکات
- چہل احادیث دربارہ اصلاح وتربیت
- مکہ مکرمہ میں انسانوں کے فائدے کیلئے پہلا گھر
- ڈینگی سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کا ذکرِ خیر

قومی اثاثہ

(1947-48)

پاکستان کے نمائندہ حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
اور
یمن کے نمائندہ اقوام متحدہ میں ایک یادداشت پر دستخط کرتے ہوئے

ماہنامہ انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

اخاء1392ہش/اکتوبر2013ء/جلد45/شمارہ10 ایڈیٹر :احمد طاہر مرزا

فہرست

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
انسانی حقوق کا عالمگیر منشور (اداریہ)	4	اربعین حدیثاً: احادیث دربارہ اصلاح وتربیت	16
انسانوں کے فائدہ کیلئے پہلا گھر (درس القرآن)	6	غزل (حضرت امیر مینائی)	22
عید قربان اور سنت رسول ﷺ (درس الحدیث)	7	**حیات عزیز:** حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد (2)	23
قربانی کا فلسفہ (امام الکلام)	8	نعت رسول کریم ﷺ	32
امروز قوم من نشناسد مقام من (فارسی کلام)	10	**حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ (اعلان)**	32
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب وکامراں (منظوم کلام)	11	ڈینگی بخار	33
ارشادات امام اور MTA کا فیضان	12	خطبہ جمعہ کے اوقات	39
نماز کے سات مدارج	14	اخبار مجالس	40

”بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا ﷺ سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں“ (سرورق کی عربی عبارت کا ترجمہ از خطبہ الہامیہ)

نائبین: ریاض محمود باجوہ ○ نوید مبشر شاہد

فون نمبر 047-6212982_فیکس 047-6214631 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب:ansarullahpk.org قائد اشاعت:quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل:ansarullahpakistan@gmail.com:magazine@ansarullahpk.org

پبلشر:عبدالمنان کوثر پرنٹر:طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ وڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء ، زین العابدین قمر

مقام اشاعت:دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی،چناب نگر(ربوہ) مطبع:ضیاءالاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان سالانہ 200:روپے_قیمت فی پرچہ:20روپے

انسانی حقوق کا عالمگیر منشور: خطبہ حجۃ الوداع

عالمگیر قیام امن کیلئے لاثانی مشعل راہ

نبیوں کے سردار اور وجہِ تخلیق کائنات ﷺ نے اپنے آخری جامع خطاب میں بنی نوع انسان کیلئے امن وامان، صلح وسلامتی اور رواداری کا ایسا درس دیا جو اپنی ذات میں بے نظیر، لاثانی اور لاقبل ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع جو حضور ﷺ کی تئیس سالہ تعلیمات کا نچوڑ ہے پڑھ لینے کے بعد کوئی نوع بشر، اہل ایمان، جماعت اور عالم فاضل کسی دوسرے کلمہ گو کی تکذیب یا تکفیر کرے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ قرآن کریم کو دستورِ حیات ماننے والے اور حضور ﷺ کو خاتم النبیینؐ ماننے والے اپنے مقدمات بجائے علمائے حق کو چھوڑ کر ظاہری جبہ و دستار اور اونچے شملے پہننے والے علماء و مفتیان کے پاس لے جائیں جن کا یہ پیشہ ہے کہ فتاویٰ جاری کر کے دین کے نام پر اپنی دکانداریاں چمکائی ہیں اور امن وسلامتی کے دین کو روزگار کا ذریعہ بنانا ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اہل ایمان، لیڈر، تاجر اور دیگر اشرافیہ جھوٹ اور فریب کے ذریعے مال کمائیں، خود بھی کھائیں اور اپنے اہل وعیال کو بھی کھلائیں اور ساتھ ہی نماز، روزہ، زکوۃ اور حج بھی ادا کرتے رہیں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ انسانی بنیادی حقوق کی پامالی ہو؟ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک مومن بُرائی کو دیکھے اور خاموش رہے؟ ہرگز ممکن نہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمودہ حقوق انسانی کے عالمی چارٹر کو سن سمجھ لینے کے بعد بھی مسالک وملل میں عقائد وافکار کی ضد وانانیت اور ہٹ دھرمی کی جنگ باقی رہے۔

ہمارے آقا ومولیٰ سرورِ کونین ﷺ نے عالمگیر انسانی حقوق کا یہ منشور صرف مومنوں کیلئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کیلئے امن و انصاف اور صلح وآشتی کی ضمانت کے طور پر عطا فرمایا ہے۔ اس منشور میں دین کی نشاۃ ثانیہ کی ایک عظیم بشارت بھی ہے اور دین کی آفاقیت کا پیغام بھی اس میں پنہاں ہے۔ امن عامہ اور امن عالم کی ضمانت تو حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر بیان کردی تھی پھر کیا وجہ ہے کہ اس وقت ساری دنیا میں نقضِ امن، بے چینی اور کرب وبلا کے دن بالخصوص مسلم ممالک ومسالک میں ہیں۔ ناروداری، لاءاینڈ آرڈر، جنگ وجدل، قتل وغارت، معصوم انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگنا، غرباء مساکین ویتامیٰ کے حقوق کی پامالی، جہالت، کج بحثی، بیکاری ونا داری، حسد، تکبر ورعونت، غیبت وبہتان طرازی اور دشنام دہی ایسے سب اخلاقِ سیئہ ان لوگوں میں پائے جاتے ہیں جو دوسری طرف شاہِ امنؐ سے عشق ووفا کا دم بھی بھرتے ہیں۔ شاید اس کا سبب یہ کہ نوع انسان سے زیادہ اہم ان کیلئے مسالک وملل کی تقلید ہے جو بہتر تہتر فرقوں میں متفرق ہو چکے ہیں اور پھر ان بہتروں میں بھی کئی نئے بہتر گروہ پیدا کر لئے گئے ہیں کہ رکنے کا نام ہی نہیں لیتے اور مزید تمزیق و افتراق جاری وساری ہے۔

اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ حضور ﷺ کا واضح فرمان کہ يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ سے روگردانی کرتے ہوئے امام الزمان کو ناپہچاننے کی ناشکری کر بیٹھے ہیں اور اپنے زعم وفکر ونظریہ اور حاصل مطالعہ کی انا کی خاطر دین حق کی نشاۃ ثانیہ کے واضح اور

صریح پیغام کو پس پشت ڈال کران ہلاہل زہروں کو سینہ سے لگا رکھا ہے جن کے کھانے کا انجام دین و روحانیت کی موت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ امت پر رحم فرمائے اور دین محمد مصطفی ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والوں کو رسول کریم ﷺ کی امن و بھائی چارے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردینے کی حقیقی تعلیم سے روشناس فرمائے اور حبّ رسولؐ کے نام لیواؤں کی حالت زار پر ترس کھاتے ہوئے انہیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے کہ اسکے بغیر صرف میتۃ جاھلیۃ ہی باقی بچتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یہ قانون الٰہی بیان کر چکا ہے کہ جو اس جہان میں نابینا ہے وہ اُس جہاں میں بھی بینا نہیں ہوگا۔

اہل دین کے پاس تو حقوقِ انسانی کا یہ چارٹر 1435 سال سے موجود ہے۔ اگر اس منشور میں پوری انسانیت کی بقا اور امن کی ضمانت پنہاں ہے تو ہمیں اس چارٹر کی آج تک کیوں ضرورت پیش نہیں آئی؟ کیوں منبر اور اسٹیج مومن بنانے کی بجائے کافر بنانے پر لگے رہے اور ہیں! اہل مغرب اسی چارٹر کی بنیاد پر بھلے کئی بین الاقوامی منشور بنالیں اور اس پر عمل بھی کرلیں مگر اہل مشرق بالخصوص مسلم ممالک نے طے کر رکھا کہ ہم اس خطبہ کے چارٹر کو پڑھیں گے، شائع کرکے بانٹیں گے اور ہر سال سیرت النبیؐ کی تقاریب اور عید الاضحیہ کے مواقع پر وعظوں میں اس کا پرچار بھی کریں گے لیکن اس پر غور کرنے اور عمل کرنے کی کوشش نہ کریں گے۔ آج بھی اگر اہل دین اس آفاقی منشور پر عمل کرلیں تو دنیا کی قیادتیں ضرور اس کا مثبت اثر لیں گی۔ اگر آج بھی امت محمدیہ نے اس صلح و امن کے چارٹر پر عمل نہ کیا تو پھر مستقبل میں دنیا کے امن کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس منشور پر عمل کرنے کا آغاز وطن عزیز سے کرنا ہوگا۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا (صحيح البخاری، كتاب الحج، باب الخطبة ايام منّى:1742)

یعنی تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت و آبرو اسی طرح محترم ہیں جس طرح یہ دن (یوم عرفہ) جس طرح یہ مہینہ (ذی الحجہ) اور یہ شہر (مکۃ المکرمہ) واجب الاحترام ہیں۔

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ چند سالوں میں مسلم ممالک کی بالخصوص اہل وطن کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ بنی نوع انسان کے حق ادا ہوں گے تو امن امان بھی قائم ہوگا۔

پس جب اہل دین اس منشور پر عمل کرکے ساری دنیا کے سامنے انسانی اخلاق واقدار کی حرمت کا نظارہ پیش کریں گے تو ساری دنیا اس نمونہ سے متاثر ہو کر امن کا گہوارہ بننے کی کوشش کرے گی۔ اگر ساری انسانیت کا خون، مال اور عزت آبرو کی حفاظت کی جائے اور انہیں پامال نہ کیا جائے تو ساری دنیا جنت کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ حضور ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں جو 20 سے زائد نکات معرفت بیان فرمائے ان میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ یہ پیغام امن سب تک پہنچے جو یہاں موجود ہیں وہ ان تک پیغام پہنچائیں جو غیر حاضر ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ نے تو تین دفعہ یہ اعلان فرما کر "الا ھَلْ بَلَّغْتُ" اپنا فرض پورا فرمادیا۔ اللہ کرے کہ دین کا یہ پیغام جو انسانیت کے لیے آیا تھا جسے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے تاقیامت انسانیت کے لیے رحمت قرار دیا، خود اس امت کے افراد کے لیے بھی باعثِ رحمت و محبت بن جائے۔ آمین۔

درس القرآن

انسانوں کے فائدے کیلئے پہلا گھر

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ ۝ فِيْهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ۝ (آل عمران: 97-98)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سورۃ آل عمران کی ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ یعنی مکہ میں ہے۔ مُبَارَكًا بہت ہی برکتوں والا ہے، ایسا گھر جس میں برکتیں رکھ دی گئی ہیں۔ وَهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت کا سامان ہے۔ فِيْهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ۔ اس گھر میں بہت کھلی کھلی آیات ہیں یعنی خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے نشان ہیں۔ آیات سے مراد ایسے نشان ہیں جو خدا کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اور ایسے نشان ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔ پس ان دونوں قسموں کے تعلق باللہ کے ذریعوں کو آیات کہا جاتا ہے۔ مَقَامُ إِبْرَاهِيْمَ۔ وہ آیات کیا ہیں؟ وہ ابراہیم کا مقام ہیں۔ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً۔ جو بھی اس گھر میں داخل ہو جائے یا اس مقام کو پالے وہ امن میں آجائے گا۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ اور اللہ کا یہ حق ہے بنی نوع انسان پر کہ اس کی خاطر وہ اس بیت کے طواف کی نیت کریں اور اس بیت کا حج کریں۔ اس کے لئے یہ فرض ہے جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ وَمَنْ كَفَرَ جو کوئی انکار کرے یا ناشکری کا اظہار کرے۔ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

یہاں عالمین جو دہرایا گیا ہے اس کا پہلے عالمین سے ایک رابطہ ہے۔ فرمایا: مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ خدا نے یہ گھر اس لئے بنایا یا بندوں کو توفیق دی کہ وہ خدا کی خاطر بنائیں تا کہ تمام جہانوں کو اس سے فائدہ پہنچے اور تمام جہانوں کے لئے برکتیں ہوں۔ آخر پر فرمایا: وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ جو کوئی انکار کرے تو اللہ تعالیٰ غنی ہے، مستغنی ہے، بے پرواہ ہے تمام جہانوں سے تو پہلی آیت کی روشنی میں اس دوسری جگہ عالمین کا معنی سمجھنا ہوگا۔

اگر خدا مستغنی ہے تو اسے کیا ضرورت تھی کہ لوگوں کے فائدے کے لئے گھر بنائے؟ تو مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کی پرواہ رکھتا ہے۔ ان کے فائدے کے لئے وہ تمام اقدامات فرماتا ہے جن کے ساتھ تمام بنی نوع انسان کے فوائد وابستہ ہیں لیکن اگر کوئی انکار کرے تو ایسا انکار کرنے والے خواہ سارا جہان ہو جائے تب بھی خدا کو کوئی پرواہ نہیں ہوگی کیونکہ اس کا نقصان نہیں ہے۔ جس کے فائدے کیلئے یہ چیز بنائی گئی ہے وہ اگر فائدہ نہ اٹھائے تو بنانے والے کا نقصان نہیں، فائدہ نہ اٹھانے والے کا نقصان ہے۔ یہ مضمون ہے جو یہاں بیان ہو رہا ہے۔"

(خطبہ عیدالاضحیہ، 12؍جون 1992ء بحوالہ خطبات عیدین صفحہ 509-510)

درس الحدیث

عیدِ قربان اور سنت رسول ﷺ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْأَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهٖ وَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ ○

(سنن ابو داؤد کتاب الضحایا باب ما فی الشاۃ یذبح بھا عن جماعۃ حدیث: 2812)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس حدیث کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”روح کا بے قرار ہو کر خدا کے حضور اپنی گردن پیش کرنا اس پر آپ کا چھری پھیرنا اور اپنے نفس کو اس چھری کے نتیجے میں تڑپتا ہوا دیکھنا اور پھر اس کا ٹھنڈا ہو جانا گویا اس کے کندھے زمین سے لگ گئے، یہ قربانی ہے جو خدا کے حضور روح پیش کرتی ہے اور جب اس کو سکون مل جائے تو اللہ کی رضا کا سکون ہے جو روح کو حاصل ہوتا ہے۔ پھر یہ روح تمام بنی نوع انسان کے فائدے میں کام آئے گی، ہر قسم کے فوائد اس سے بنی نوع انسان کو پہنچیں گے۔ یہ مرکزی نقطہ ہے جسے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور مجھے بھی یاد رکھنا چاہئے مگر اکثر ہم ان باتوں کو جو بنیادی اہمیت کی باتیں ہیں بھول جاتے ہیں۔ سب سے پہلے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ......(حدیث) اس ضمن میں بیان کرتا ہوں۔

سنن ابی داؤد کتاب الضحایا میں حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ میں ایک اَضْحِیَہ کی عید کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ عیدگاہ میں موجود تھا۔ جب حضور ﷺ نے خطبہ مکمل کر لیا تو منبر سے اترے، تب ایک مینڈھا لایا گیا اور حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر۔ اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے یہ میری طرف سے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے ہے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ پس یہ ایک عظیم سنت ہے جسے زندہ رکھنا چاہئے یعنی اپنی قربانی میں امت محمدیہ کے ان افراد کو بھی شامل کر لیا کریں جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ کسی غربت کی وجہ سے یا اور مجبوریوں کے باعث تو اس طرح ساری امت کی طرف سے وہ ایک قربانی جو حضرت محمد رسول اللہ کی قربانی تھی اس میں آپ بھی شامل ہو جائیں گے اور اس زمانے میں امت محمدیہ ﷺ کے محروموں کی طرف سے آپ گویا رسول اللہ ﷺ کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ فریضہ ادا کریں گے۔ چونکہ اکثر لوگوں کو یہ علم نہیں کہ کس طرح حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کی طرف سے قربانی کی ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ قربانی آج تک بھی اسی طرح امت کے ان محروموں کو فائدہ پہنچا رہی ہے جن کے دل میں خواہش تو ہوتی ہے مگر قربانی نہیں کر سکتے۔“

(خطبہ عیدالاضحیہ، 8/ اپریل 1998ء بحوالہ خطبات عیدین صفحہ 632,631)

قربانی کا فلسفہ

’’یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں‘‘

(فرمودات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

’’اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں کہ جو بقرعید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ اِن قربانیوں میں عقلمندوں کیلئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے اور اسی طرح زمانہ (دین حق) کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے جائیں اور اُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اُس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اِسی وجہ سے ان ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں **نسیکۃ** ہے اور **نُسُک** کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی **نُسُک** اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی رضا جوئی کیلئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اسکے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی تُند ہوائیں اس پر چلیں اور

اس کے وجود کے ذرّات کو اس ہوا کے سخت دھکّے اُڑا کر لے گئے۔اور جس شخص نے ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہوگی اور اس مقام کو تدبّر کی نگاہ سے دیکھا ہوگا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش وپس کو زیرنظر رکھا ہوگا پس اُس پر پوشیدہ نہیں رہے گا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے کہ جو بُرے کاموں کیلئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے۔پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے اور خلقت سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اسکے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تا نفس غفلت کی موت سے نجات پاوے اور یہی اسلام کے معنے ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے۔

اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اسکو گرا دیا ہو اور موت سے ایک دم غافل نہ ہو پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحے اور قربانیاں جو اسلام میں مرّوج ہیں وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے بطور یاددہانی ہیں اور اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے ۔پس ہر ایک مرد مومن اور عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے۔اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّہ وجود میں داخل ہو جائے۔اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے ادا نہ کر لے۔اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہئے کہ اپنی قربانی کی حقیقت کو بجا لاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیز گاری کی رُوح سے قربانی کی رُوح کو ادا کرے۔یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے۔اور اس پر تمام درجے پرہیز گاروں کے ختم ہو جاتے ہیں اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی پوری ہو جاتی ہیں اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے اور جب تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔"

(خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 عربی سے اردو ترجمہ صفحہ 31-38)

فارسی منظوم کلام

امروز قومِ من نشناسد مقامِ من

اِمروز قومِ من نشناسد مقامِ من ❖ روزے ، بگریہ یاد کُند وقتِ خوشترم

آج کے دن میری قوم میرا درجہ نہیں پہچانتی لیکن ایک دن آئیگا کہ وہ رو رو کر میرے مبارک وقت کو یاد کرے گی

اے قومِ من بصبر نظر سُوئے غیب دار ❖ تا دستِ خود بہ عجز زبہر تو گسترم!

اے میری قوم صبر کیساتھ غیب کی طرف نظر رکھنا کہ میں اپنے ہاتھ (خدا کی درگاہ میں) تیری خاطر عاجزی کے ساتھ پھیلاؤں

گر ہیچو خاک پیشِ تو قدرم بود چہ باک ❖ چوں خاک نے کہ از خس و خاشاک کمترم

اگر تیرے نزدیک میری قدر خاک کے برابر بھی نہیں تو کیا مضائقہ ہے خاک تو کیا میں کوڑے کرکٹ سے بھی زیادہ حقیر ہوں

لطف است و فضلِ اُو کہ نوازد وگرنہ من ❖ کرمم نہ آدمی صدف استم نہ گوھرم!

یہ اس کا فضل اور لطف ہے کہ وہ قدردانی کرتا ہے ورنہ میں تو ایک کیڑا ہوں نہ کہ آدمی۔ سیپی ہوں نہ کہ موتی

زانگونہ دستِ او دلم از غیر خود کشید ❖ کوئی گہے نبود دگر در تصوّرم

اس کے ہاتھ نے اس طرح میرے دل کو غیر کی طرف سے کھینچ لیا گویا اس کے سوا اور کوئی بھی میرے خواب وخیال میں نہ تھا

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مُخمّرم ❖ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خدا کے بعد میں محمدؐ کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر یہی کفر ہے تو بخدا میں سخت کافر ہوں

ہر تار و پودِ من بسراید بعشقِ اُو ❖ از خود تہی و ازغمِ آں دلستاں پُرم

میرے ہر رگ وریشہ میں اُس کا عشق رچ گیا ہے میں اپنی خواہشات سے خالی اور اس معشوق کے غم سے پُر ہوں

من در حریمِ قدس چراغِ صداقتم ❖ دستش محافظ است زہر بادِ صرصرم

میں درگاہِ قدس میں صداقت کا چراغ ہوں۔ اُس کا ہاتھ ہر بادِ صرصر سے میری حفاظت کرنے والا ہے

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 184-185۔ ترجمہ از درثمین فارسی)

منظوم کلام

مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

میں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشاں ❖ جس کو تو نے کردیا ہے قوم و دیں کا افتخار
میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں ❖ میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ ❖ مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
کیا سُلائے گا مجھے تو خاک میں قبل از مراد ❖ یہ تو تیرے پر نہیں امید اے میرے حصار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا ❖ اس شکستہ ناؤ کے بندوں کے اب سن لے پکار
قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے ❖ چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار
ایک عالم مرگیا ہے تیرے پانی کے بغیر ❖ پھیر دے اب میرے مولیٰ اس طرف دریا کی دھار
اب نہیں ہیں ہوش اپنے اِن مصائب میں بجا ❖ رحم کر بندوں پہ اپنے تا وہ ہوویں رستگار
کس طرح نپٹیں کوئی تدبیر کچھ بنتی نہیں ❖ بے طرح پھیلی ہیں یہ آفات ہر سو ہر کنار
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے اے ناخدا ❖ آ گیا اِس قوم پر وقتِ خزاں اندر بہار
نورِ دل جاتا رہا اور عقل موٹی ہو گئی ❖ اپنی کج رائی پہ ہر دل کر رہا ہے اعتبار
جس کو ہم نے قطرۂ صافی تھا سمجھا اور تقی ❖ غور سے دیکھا تو کیڑے اُس میں بھی پائے ہزار
دوربینِ معرفت سے گند نکلا ہر طرف ❖ اس وبا نے کھا لئے ہر شاخِ ایماں کے ثمار
اے خدا بن تیرے ہو یہ آبپاشی کس طرح ❖ جل گیا ہے باغِ تقویٰ دیں کی ہے اب اک مزار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 129)

تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2013ء

ارشادات امام اور MTA کا عالمی فیضان

(بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے 2012ء کے دوسرے روز اپنے خطاب مورخہ 8/ستمبر 2012ء میں فرمایا:

"ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا بھی کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع ہوگیا ہے۔اس کے چودہ ڈیپارٹمنٹ ہیں جو کام کر رہے ہیں۔خواتین بھی ہیں اور مرد بھی ہیں جو چوبیس گھنٹے کام کر رہے ہیں۔یوکے کے نوجوان لڑکے لڑکیاں، عورتیں مرد یہ بہت بڑی تعداد ہے جو والنٹیئرز کا کام کر رہی ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

اس سال ایم ٹی اے کی نشریات کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے مختلف زبانوں کے تراجم کو ملا کر اب بیک وقت نشر کی جانے والی سٹریمز (Streams) کی تعداد اٹھائیس ہوگئی ہے۔انٹرنیٹ پر ایم ٹی اے دیکھنے والوں کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہوا ہے کہ بعض اوقات زیادہ وزیٹرز کی وجہ سے سٹریمنگ (streaming) متاثر ہو جاتی تھی۔چنانچہ اب مجھ سے پوچھ کے ایک گلوبل آئی پی ٹی وی ڈسٹری بیوٹر کے ذریعہ نشر کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کو کسی قسم کی روک نہیں آئے گی۔اسی طرح موبائل فونز پر ایم ٹی اے کی وسعت ہوگئی ہے۔

......انٹرنیٹ کا موبائل پر، یا انٹرنیٹ کا جو صحیح استعمال ہوسکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ کے ذریعے سے ہی ہو رہا ہے۔

غانا میں بھی ایک پروگرام بن رہا ہے Real Talk افریقہ کا جو آج کل چل بھی رہا ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کے مقامی لوگوں نے بھی اس میں حصہ لیا ہے اور کام کر رہے ہیں۔

کاڈونہ مشن ہاؤس (نائیجیریا) کے قریب ایک ہاؤسا (۔) رہتا ہے جو ڈش انٹینا کی مرمت اور ان کی خرید وفروخت کا کام بھی کرتا ہے۔نسیم بٹ صاحب (مربی) نائیجیریا کہتے ہیں کہ مَیں نے اُس سے ایک دن ایم ٹی اے کا ذکر کیا جس پر اُس نے کہا کہ ہم تو کافی عرصے سے ایم ٹی اے دیکھتے ہیں اور ہمارے بچے تو ایم ٹی اے اس قدر شوق سے دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں کوئی اور چینل لگانے ہی نہیں دیتے اور بڑی دلچسپی سے پروگرام سنتے ہیں۔غیر احمدیوں کی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے

اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔

کاش میری زندگی میں امام مہدی اور ان کا خلیفہ میرے گھر میں بھی آئیں

ایک بزرگ کا خلافت سے اور ایم ٹی اے کی وجہ سے جو عشق ہے اُس کا ذکر کرتے ہوئے ناصر احمد محمود صاحب (مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ پانکپادے (Kpankpade) جماعت میں خاکسار اور ایک (مربی) ملک ریحان صاحب ایم ٹی اے کی ڈش لگانے کے سلسلہ میں گئے تو ایک بزرگ عبداللطیف صاحب نے ہمیں بٹھالیا اور اللہ تعالیٰ کا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑے پیارے انداز میں ذکر کیا اور رو پڑے اور کہنے لگے کہ میری عمر اس وقت پینسٹھ سال سے زائد ہے۔ نامعلوم کس وقت بلاوا آ جائے۔ جب سے امام مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہے میرے دل میں یہی کسک اور تڑپ تھی کہ کاش میری زندگی میں امام مہدی اور ان کا خلیفہ میرے گھر میں بھی آئیں۔ آج مَیں اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں۔ میری تمام مرادیں مجھے مل گئیں۔ امام مہدی بھی نظر آ گیا اور خلیفۃ المسیح بھی نظر آ گئے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

فرانس کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ فرانس کے شہر مرسیلی (Marselle) کے قریب ایک جزیرہ الڈی کورس (Ill de corse) ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر مقیم مراکش کے ایک شخص احمد ہارو (Ahmad Haro) نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ کچھ عرصہ پہلے ان کو ایم ٹی اے العربیہ دیکھنے کا موقع ملا اور آہستہ آہستہ ان پر تمام حقیقت واضح ہوگئی کہ یہی سچائی ہے۔ انہوں نے لندن سٹوڈیوز میں خود رابطہ کیا۔ لندن سے اُن سے رابطہ کے لئے کہا گیا چنانچہ اُن سے رابطہ قائم ہوا۔ جلسہ سالانہ میں عالمی بیعت کا نظارہ دیکھ کر ساتھ ہی اُسی دن بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ یہ جزیرہ تاریخی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ فرانس کے سب سے بڑے بادشاہ نپولین کا تعلق بھی اسی جزیرے سے تھا۔''

(حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے 2012ء کے دوسرے روز کا خطاب، 8/ستمبر 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 16 تا 22/اگست 2013ء)

''علوم جدیدہ حاصل کرو''

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدوجہد سے حاصل کرو۔''

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 75)

نماز کے سات مدارج

(فرمودات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہ)

''یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ نماز کی پابندی کئی رنگ کی ہوتی ہے۔ سب سے پہلا درجہ جس سے اتر کر کوئی اور درجہ نہیں یہ ہے کہ انسان بالالتزام پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے۔ جو (مومن) پانچ وقت کی نمازیں پڑھتا ہے اور اس میں کبھی ناغہ نہیں کرتا وہ ایمان کا سب سے چھوٹا درجہ حاصل کرتا ہے۔

دوسرا درجہ نماز کا یہ ہے کہ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کی جائیں جب کوئی (مومن) پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرتا ہے تو وہ ایمان کی دوسری سیڑھی پر قدم رکھ لیتا ہے۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے باجماعت نماز کی ادائیگی سے انسان ایمان کی تیسری سیڑھی پر چڑھ جاتا ہے۔

چوتھا درجہ یہ ہے کہ انسان نماز کے مطالب کو سمجھ کر ادا کرے جو شخص ترجمہ نہیں جانتا وہ ترجمہ سیکھ کر نماز پڑھے اور جو ترجمہ جانتا ہو وہ ٹھہر ٹھہر کر نماز ادا کرے یہاں تک وہ سمجھ لے کہ میں نے نماز کو کماحقہٗ ادا کیا ہے۔

پانچواں درجہ نماز کا یہ ہے کہ انسان نماز میں پوری محویت حاصل کرے اور جس طرح غوطہ زن سمندر میں غوطہ لگاتے ہیں اسی طرح وہ بھی نماز کے اندر غوطہ مارے یہاں تک کے وہ دو میں سے ایک مقام حاصل کرلے۔ یا تو یہ کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہو اور یا یہ کہ وہ اس یقین کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔

چھٹا درجہ ایمان کا یہ ہے کہ نوافل پڑھے جائیں۔ یہ نوافل پڑھنے والا گویا خدا تعالیٰ کے حضور یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں نے فرائض کو تو ادا کر دیا مگر ان فرائض سے میری تسلی نہیں ہوتی اور وہ کہتا ہے اے خدا میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان فرائض کے اوقات کے علاوہ بھی تیرے دربار میں حاضر ہوا کروں۔

ساتواں درجہ ایمان کا یہ ہے کہ انسان نہ صرف پانچوں نمازیں اور نوافل ادا کرے بلکہ رات کو بھی نماز تہجد پڑھے۔

یہ وہ سات درجے ہیں جن سے نماز مکمل ہوتی ہے اور ان درجات کو حاصل کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ رات کے وقت عرش سے اترتا ہے اور فرشتے پکارتے ہیں کہ اے میرے بندو خدا تعالیٰ تمہیں ملنے کے لئے آیا ہے۔ اٹھو اور اس سے ملو۔''

(تفسیر کبیر، جلد ششم سورۃ مؤمنون صفحہ 135)

اقامت صلوٰۃ۔موت تک نماز میں ناغہ نہیں ہونا چاہئے

''اقیموا الصلوٰۃ کے معنے با قاعدگی سے نماز ادا کرنے کے ہیں ۔پس یقیمون الصلوٰۃ کے یہ معنے ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے ۔(دین حق) کے نزدیک نماز ہی نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ تو یہ یابلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے ۔جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں ان کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔پس ہر (مومن) کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہویا جب اسے اللہ تعالیٰ توفیق دے اس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے کیونکہ نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائم مقام ہے۔اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے وہ اپنے عشق کے دعویٰ کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے۔'' (تفسیر کبیر جلداول۔تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ 104)

کیا نماز نہ پڑھنے والوں پر مالی تاوان ہے؟

سوال: نماز کی پابندی کرانے کے لیے یہ تجویز کی گئی ہے کہ جو مرد دانستہ نماز با جماعت میں غفلت کرے ایک آنہ جرمانہ ادا کرے اور جو عورت دانستہ نماز میں غفلت کرے وہ دو پیسے اور جو نماز جمعہ میں دانستہ غفلت کرے اس سے چار آنہ جرمانہ لیا جائے؟

اس کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

جوش تو اچھا ہے اور قابل قدر ہے مگر جرمانہ بدعت ہے۔وہی نماز مفید ہوسکتی ہے جس کے ادا کرنے میں کسی قسم کی سستی ہو جائے تو خود دل اس پر جرمانہ کرے۔نماز کی غفلت روح کی قربانی سے دور ہوسکتی ہے۔پیسوں کی قربانی سے نہیں۔آنحضرت ﷺ نے تارک نماز با جماعت کے متعلق یہی فرمایا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ایسے شخص کا گھر جلا دوں گویا یہ کہ بکلی نماز کا تارک ہو۔جو شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتا اور ہر ایک نماز اس کی جماعت سے رہ جاتی ہے اور اس کے لیے سخت دکھ اور صدمہ کا باعث نہیں ہوتی اس شخص کے دل میں درحقیقت (دین حق) داخل ہی نہیں۔اس کا ظاہری علاج نصیحت ہے اور وعظ ہے۔اور باطنی علاج دعا ہے۔جو اس کو بھی نہ سمجھے خلیفہ وقت سے اجازت لے کر اسے اپنی جماعت سے الگ سمجھنا چاہیے۔نماز (دین حق) کا ایک رکن ہے فوج میں لنگڑے آدمی نہیں رکھے جاسکتے۔'' (الفضل قادیان 20 جنوری 1921ء)

...... ''اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثاً''

تربیت واخلاق کے بارہ میں رسول کریم ﷺ کی چہل احادیث

(مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب، ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

آنحضور ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِی اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً فِی اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَقِیْهاً وَ کُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعاً وَّ شَهِیْداً

(اربعین از علامہ آجری حدیث:48، کنزالعمال جلد 10 صفحہ 58)

یعنی جو شخص بھی میری امت کے فائدہ کے واسطے دینی امور کے بارہ میں چالیس حدیثیں یاد کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن دانشوروں کے گروہ میں شمار کرے گا۔ اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ بنوں گا۔

آنحضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ جو بھی چالیس احادیث دینی امور کے بارے میں یاد کرے گا اس سے مراد صرف یاد کرنا نہیں بلکہ سچا عمل کرنا ہے کیونکہ وہی شخص آپ کی شفاعت کا حقدار ہوگا جو آپ کی باتوں پر عمل کریگا۔ آپ کے اس فرمان نے ہمیں ایک خوبصورت رستہ علم وعمل کا دکھایا ہے۔ جب ہم احادیث مبارکہ سن کے عمل کی نیت سے یاد رکھیں گے تو شفاعت کے حق دار بھی رہیں گے اور وہ حدیث ہمیں کبھی بھولے گی بھی نہیں۔

1: ہم عمل کی نیت سے آپ کے اس قول کو پڑھیں اور یاد رکھیں کہ عاجزی اختیار کرنے والے کو خدا پسند کرتا ہے اور ساتویں آسمان پر جگہ عطا فرماتا ہے۔

اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَ اللّٰهُ بِسِلْسِلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ

(کنزالعمال جلد 3 حدیث: 5745)

یعنی جب انسان عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زنجیر کے ذریعے سے اسے ساتویں آسمان پر لے جاتا ہے۔

2: پھر اس حدیث کا یاد رکھنا ہمیں عجز میں مزید بڑھائے گا۔ فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یُحِبُّ الْمُتَوَاضِعِیْنَ وَ یَبْغَضُ الْمُتَکَبِّرِیْنَ

اللہ تعالیٰ عاجزی اختیار کرنے والے کو پسند کرتا ہے اور تکبر کرنے والوں سے نفرت کرتا ہے۔

(کنزالعمال جلد 3 حدیث: 5734)

3: جب ہم سجدے میں جائیں تو یہ حدیث یاد آئے جو آپؐ نے فرمایا ہے کہ:

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ رَبَّهٗ وَهُوَ سَاجِدٌ

فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ

ایک بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تمہیں چاہیے کہ تم اس میں بہت دعائیں کرو۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الدعا فی الرکوع حدیث 875)

اور یہ یاد کر کے ہم کثرت سے دعائیں کرنے لگ جائیں۔

4: عجز وانکسار کے ساتھ ساتھ نیکیوں میں سبقت لے جانے کا حکم بھی آپؐ نے دیا فرمایا:

مَنِ اشْتَاقَ اِلَی الْجَنَّةِ سَارَعَ اِلَی الْخَیْرَاتِ

جسے جنت میں جانے کا اشتیاق ہے وہ نیکیاں بجالانے میں جلدی کرے۔

(القضاعی بحوالہ مسند الشہاب جلد اول ص 227)

5: ذکر الٰہی کا ایک پیارا نتیجہ یہ ہے کہ ذکر الٰہی سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے فرمایا:

اَلا بِذِکْرِ اللّٰهِ یَتَحَابُّوْنَ

(کنز العمال جلد 2 حدیث:4448)

اور یہ حدیث ہمیں ذکر الٰہی میں بڑھانے کا باعث بنے۔

6: پھر نماز کی اہمیت کے بارہ میں فرمایا:

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِی فِی الصَّلٰوةِ

کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

(سنن نسائی بشرح السیوطی جز 7 حدیث:3950 صفحہ 74)

7: آنحضورؐ ہر وقت تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الحج حدیث:1523)

8: پھر ہمیں جماعت کے ساتھ وابستہ رہنے کی نصیحت فرمائی کہ:

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً

جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(بخاری کتاب الفتن، باب کیف الامر اذا لم تکن جماعۃ، حدیث:7054)

9: پھر مزید فرمایا کہ:

یَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ

جو اپنے آپ کو جماعت سے جدا کرتا ہے اسے (جہنم کی) آگ میں جھونک دیا جاتا ہے۔

(جامع ترمذی، ابواب الفتن باب فی لزوم الجماعۃ:2320)

10: آپؐ فرماتے ہیں کہ اگر تم شر کا زمانہ دیکھو تو

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَهُمْ

(بخاری کتاب الفتن حدیث:7084)

تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔

11: پھر امام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ

امام تو ڈھال ہوتا ہے اس کے پیچھے رہ کر ہی لڑا جاتا ہے

(بخاری کتاب الجہاد، باب الامام جنۃ، حدیث 2957)

12: پھر امام سے وابستہ رہنے کی نصیحت کرتے ہیں کہ:

فَاِنْ رَاَیْتَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَةَ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ

فَالْزَمْهُ وَاِنْ نُهِکَ جِسْمُکَ وَاُخِذَ مَالُکَ

اگر تو زمین میں اللہ کا خلیفہ دیکھے تو اس کے ساتھ چمٹ جانا مضبوط تعلق رکھنا۔خواہ اس کی پاداش میں تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفہ بن الیمان حدیث نمبر 22916)

13: آنحضورؐ حکمرانوں کی اطاعت کرنے کی تلقین فرماتے ہیں کہ:

اِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ

سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر ایک حبشی غلام ہی حاکم بنایا جائے۔

(بخاری کتاب الاحکام، باب السمع والطاعۃ حدیث نمبر 7142)

14: پھر فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ

مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان امن میں رہیں۔

(بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون ...... حدیث نمبر:10)

15: پھر آپؐ نے فرمایا:

لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ

(مسلم کتاب البر والصلة، حدیث:6697)

کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

16: اَلْمُسْلِمُ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ

(مسند احمد جلد 5 صفحہ 498 حدیث 16442)

ایک مسلمان کا خون اس کی عزت اور اس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

17: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَيَظْلِمُهٗ وَلاَ يَخْذُلُهٗ وَلاَ يَحْقِرُهٗ

(مسند احمد جلد 5 صفحہ 498 حدیث 16442)

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے مصیبت کے وقت چھوڑتا ہے۔اور نہ ہی اس کی تحقیر کرتا ہے۔

18: چغل خوری کی ممانعت کے بارہ میں فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ

چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(مسلم کتاب الایمان حدیث:303)

19: آپؐ فرماتے ہیں:

إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب: 4905)

حسد سے بچو اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو۔

20: قطع رحمی سے روکتے ہوئے فرمایا کہ:

لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ

قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلة حدیث نمبر 6685)

21: ۔پھر ایک مومن کی تعریف بیان کرتے ہوئے

فرماتے ہیں کہ اسکی زبان ہر گند سے پاک ہوتی ہے۔فرمایا:

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ

(ترمذی ابواب البر والصلۃ ،حدیث: 2015)

لعن طعن کرنے والا فحش گو اور گالی گلوچ کرنے والا ہرگز مومن نہیں کہلا سکتا۔

22: پھر ہمیں بتایا کہ جب کسی بھائی کی غیبت ہو رہی ہو تو فوراً ہمیں آپ کی اس نصیحت پر عمل کرنا چاہیے۔اور جہنم کی آگ سے بچنا چاہیے۔

مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ

(مسند احمد حدیث نمبر 28376)

جس بندے نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے خلاف کی جانے والی غیبت اور بدگوئی کا اسکی عدم موجودگی میں دفاع کیا اور جواب دہی کی تو اللہ کے ذمہ ہے کہ جہنم کی آگ سے اسکو آزادی بخشے۔

23: معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانے کیلئے ستاری اور پردہ پوشی کی تلقین فرمائی کہ:

مَنْ سَتَرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الْآخِرَةِ

(مسند احمد بن حنبل جلد، مسند ابو ہریرہؓ، حدیث نمبر 8162)

جو اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

24: پھر آپؐ ہمیں غیر ضروری باتوں کو ترک کرنے کی نصیحت فرماتے ہیں:

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ

کسی شخص کے اسلام کا حسن تو یہ ہے کہ بے معنی باتیں ترک کر دیوے۔

(ترمذی ابواب الزہد حدیث نمبر 2487)

25: آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر چپ ہو جائے۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ

(بخاری کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان حدیث: 6476)

26: ہمیں ظلم سے بچانے کیلئے اور مظلوم کی ڈھارس بندھانے کیلئے فرمایا:

وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

مظلوم کی بددعا سے بچو کہ اس میں اور اللہ تعالیٰ میں کوئی روک نہیں۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزکوٰۃ، حدیث 1855)

27: ایک حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي اِنْ ظَنَّ بِي خَيْرًا فَلَهُ وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ

(مسند احمد، مسند ابو ہریرۃ، حدیث: 9314)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ظن (گمان) کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔اگر وہ خیر کا ظن کرتا ہے تو اس کیلئے خیر ہے اور اگر وہ شر کا ظن کرتا ہے تو اس کیلئے شر ہے۔

28: پھر آپؐ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی بھی آزاد نہیں ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور سب سے اسکی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری کتاب الجمعۃ، حدیث نمبر: 893)

29: پھر آپؐ چھوٹے پر شفقت اور بڑوں کی تکریم کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ حدیث: 2043)

30: کسی بھی معزز قوم کے افراد کی تکریم کی تاکید فرماتے ہیں:

اِذَا جَآءَ كُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی عزت کیا کرو۔

(سنن البیھقی، کتاب قتال اہل البغی، حدیث نمبر 17132)

31: پھر اپنی بیویوں سے حسن سلوک کی خوبصورت انداز میں تلقین فرماتے ہیں:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَ اَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ.

(جامع الترمذی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 4269)

تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ سے حسن سلوک کرے اور میں اپنے اہل خانہ سے حسن سلوک کرنے میں تم میں سے بہترین ہوں۔

32: اپنے معاشرہ کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنانے کیلئے فرمایا کہ:

اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُم

آپس میں سلام کہنے کو رواج دو۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انہ لایدخل الجنۃ الا المومنون...... حدیث: 203)

33: محنت کی عادت ڈالنے اور کمانے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا:

اَلْكَاسِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ

محنت سے کمانے والا اللہ تعالیٰ کا پیارا ہوتا ہے۔

(روح المعانی تفسیر سورہ قصص زیر آیت 57)

34: بیماری کی مایوسی سے بچانے کیلئے فرمایا کہ:

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

کہ ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام باب لکل داءٍ دواءٌ، حدیث: 5871)

35: صفائی کا خیال رکھنے کا ارشاد بھی فرمایا کہ:

اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ

صفائی ایمان کا لازمی جزو ہے۔

(کنز العمال جلد نمبر 16 حدیث نمبر 41497)

36: ایک مومن کی صفت اس طرح بیان فرمائی کہ:

عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ.

مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دے دی جائے۔

37: آپؐ فرماتے ہیں:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا یقیناً اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

(معالم التنزیل تفسیر سورہ البقرہ زیر آیت: 130-131)

38: آپؐ نے حاجت روا کی مدد حاصل کرنے کا گر یوں بیان فرمایا:

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهٖ

جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔

(بخاری کتاب المظالم، حدیث: 2442)

39: ہماری اکثر لڑائیاں آنحضورؐ کی اس نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہوتی ہیں کہ:

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

(سنن ابوداؤد کتاب الادب: 4871)

مجلسیں امانت کے ساتھ ہونی چاہئیں یعنی مجالس میں کی گئی ہر بات امانت ہوتی ہے جس میں خیانت نہیں کرنی چاہئے۔

کیونکہ خائن کی تو آپ گواہی بھی قبول نہیں فرماتے تھے۔

رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ

آپؐ خیانت کرنے والے اور خیانت کرنے والی کی گواہی رد کر دیتے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الاقضیۃ حدیث نمبر: 3602)

40: فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

چاہئے کہ جو یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود کو پہنچادیں۔

(بخاری کتاب الحج حدیث 1739)

یہ آنحضور ﷺ کی آخری نصیحت ہے۔ ہمیں اس پر عمل کرنا چاہئے کہ جو یہاں موجود ہیں یعنی آنحضور ﷺ کا کلام سن رہے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ یہاں سے نکل کر احادیث رسولؐ ان لوگوں تک پہنچائیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ اس طرح اگر ہم **40** احادیث اپنے ماحول میں عام کردیں تو علمی اور تربیتی لحاظ سے ایک عظیم انقلاب برپا ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضور ﷺ کی اس نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امام الزمان کی دعائیں سمیٹنے کا طریق

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”اگر کوئی تائید دین کیلئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جاویں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلادے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ (بارہا قسم کھا کر فرمایا کہ) ہم ہر اک شے سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو، بچے ہوں، دوست ہوں۔ سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔“

(الحکم قادیان 24 جنوری 1900ء)

غزل

(حضرت امیر مینائیؒ)

ظاہر میں ہم فریفتہ حُسنِ بُتاں کے ہیں
پر کیا کہیں نگاہ میں جلوے کہاں کے ہیں؟
یارانِ رفتہ سے کبھی جا ہی ملیں گے ہم
آخر تو پیچھے پیچھے اسی کارواں کے ہیں
ٹھکرا کے میرے سر کو وہ کہتے ہیں ناز سے
لو ایسے مفت سجدے مرے آستاں کے ہیں
شکوہ شبِ وصال میں تا چند؟ چُپ بھی ہو
اے دل، نکالے تو نے یہ جھگڑے کہاں کے ہیں؟
دنیا میں بھی سفر، ہمیں عقبیٰ میں بھی سفر،
ہم لوگ رہنے والے الٰہی ، کہاں کے ہیں؟
خنجر کو چُوس چُوس کے کہتے ہیں میرے زخم
ظالم مزے بھرے ہوئے تجھ میں کہاں کے ہیں؟
وہ، اور وعدہ وصل کا، قاصد، نہیں ، نہیں،
سچ سچ بتا، یہ لفظ انہی کی زباں کے ہیں؟
بلبل کو شوقِ گل تھا، نہ قمری کو عشق سرو
سارے یہ گل کھِلائے ہوئے باغباں کے ہیں
اُن ابروؤں سے، حضرتِ دل، روز سامنا
کہیے تو ایسے آپ بہادر کہاں کے ہیں؟
اُس طفلِ تند خو سے جو ملتا ہوں میں امیر
کہتے ہیں لوگ ڈھنگ بُرے اِس جواں کے ہیں

قسط دوم۔سلسلہ کیلئے دیکھئے شمارہ ستمبر 2013ء

حیاتِ عزیز

ایک تاریخی وجود اور مخلص خادم سلسلہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد کا ذکرِ خیر

(مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"20/ اکتوبر 1899ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے۔اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔" (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر 4' روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 505)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس رؤیا کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"یہ رؤیا اپنے ظاہری معنوں میں بھی پوری ہو چکی ہے۔جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ رؤیا دکھائی گئی تھی تو حضرت مرزا سلطان احمد اور مرزا عزیز احمد صاحب کا بطور نشان آنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔حضرت مرزا سلطان احمد صاحب۔عزیز کے پیچھے پیچھے آئے۔چنانچہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل نہ ہو سکے بلکہ اپنے بیٹے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی بیعت کے بہت مدت بعد آپ کو بیعت کی توفیق ملی۔گویا یہ رؤیا لفظاً لفظاً بھی پوری ہو چکی ہے اس طرح حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو عظیم سعادت بھی نصیب ہوئی کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔" (افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ انگلستان 30/ جولائی 1999ء)

ایک عظیم سعادت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے وصال 13/مارچ 1914ء کے بعد 14/مارچ 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انتخاب عمل میں آیا۔موقعہ پر موجود افراد جماعت نے فوراً بیعت کی سعادت حاصل کر لی۔ان بیعت کرنے والوں میں حضرت صاحبزادہ صاحب بھی شامل تھے۔

قیام خلافت کے سلسلہ میں بیرونی جماعتوں کی اطلاع کیلئے اعلان، 15/ مارچ 1914ء کو ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وصال اور تجہیز و تکفین نیز خلافت ثانیہ کے قیام کے بعد بیرونی جماعتوں کو جو اطلاع بذریعہ "الفضل" دی گئی۔ ان اعلان کنندگان میں انتیسویں نمبر پر حضرت صاحبزادہ صاحب کا نام درج ہے۔

حضرت مصلح موعود کی وفات کے بعد آپ کی قائم کردہ خلافت کمیٹی کا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔اس اجلاس کی کارروائی سے احباب جماعت کو اطلاع دینے کی غرض سے اعلان شائع کیا گیا کہ:

''آج 8/نومبر 1965ء بعد نماز عشاء (بیت) مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ...... کی مقررہ کردہ مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس بصدارت جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ منعقد ہوا۔جس میں حسب قواعد ہر ممبر نے خلافت سے وابستگی کا حلف اٹھایا اور اس کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ کو آئندہ خلیفۃ المسیح اور (......) منتخب کیا اور اراکین مجلس انتخاب نے اس وقت آپ کی بیعت کی جس کے بعد آپ نے خطاب فرمایا اور پھر تمام موجود احباب نے جن کی تعداد اندازاً پانچ ہزار تھی رات کے ساڑھے دس بجے آپ کی بیعت کی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو منظور فرما کر نہایت بابرکت فرمائے۔اس سے ہم ایک دفعہ پھر ایک نازک دور میں سے گزر کر الوصیت کی پیشگوئی کے مطابق ایک ہاتھ پر جمع ہو گئے ہیں۔الحمدللہ۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

(الفضل ربوہ 10/نومبر 1965ء صفحہ 1)

والد صاحب کی نصائح

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب بیان کرتے ہیں:
جب والد صاحب آغاز میں ملازمت پر جانے لگے تو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے ان کو درج ذیل نصائح کیں:

یہ تو مجھے پتا ہے کہ تم رشوت تو نہیں لو گے۔
اگر چپڑاسی وغیرہ کسی سے کچھ لے لیں تو زیادہ سختی نہ کرنا۔
لوگ جو آپ کی ملاقات کے لئے آئیں ان کو ملاقات کے لئے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے اور دفتر میں ایسی جگہ بیٹھنا جہاں باہر بیٹھے ہوئے لوگ نظر آتے ہوں۔یہ خاکسار نے بھی دیکھا ہے کہ حضرت والد صاحب جب ملتان میں تھے تو ایسی جگہ بیٹھا کرتے تھے کہ برآمدے میں بیٹھے لوگوں پر آپ کی نظر رہتی تھی اور ملاقات کیلئے آنے والوں کو جلد اندر بلوا لیا کرتے تھے۔

آپ قصور، گوجرانوالہ، میانوالی، مظفر گڑھ، فیروز پور، گورداسپور، سیالکوٹ ملتان وغیرہ میں ملازمت کے دوران فرائض منصبی ادا کرتے رہے۔جہاں رہتے آپ کے جماعت کے احباب کے ساتھ مضبوط تعلق رہا اور ان کے حسن سلوک کا اعتراف اپنے اور بیگانے بھی کرتے رہے

مٹی کا گلدان بطور سند پیش کرنا

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے بتایا کہ والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ سیالکوٹ سے جب میرا تبادلہ ہوا تو میں جانے کے لئے چل پڑا تو ایک بوڑھا آدمی ملاقات کے لئے آیا جس کے ہاتھ میں مٹی کا گلدان تھا۔اس نے وہ گلدان یہ کہتے ہوئے پیش کیا کہ میاں صاحب آپ کی خدمت میں میری طرف سے یہ سند خوشنودی ہے کہ آپ نے یہاں اچھے طریقے سے اپنے فرائض منصبی کو نبھایا ہے۔ پھر بتایا کہ میں نے آپ کے دادا صاحب کو دیکھا ہے اور آپ کے والد صاحب کو بھی دیکھا ہے۔آپ ان کے نقش پر رہے ہیں۔
والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ اس شخص کا مٹی کا گلدان

پیش کرنے کا واقعہ ہمیشہ کے لئے میرے دل میں نقش ہوگیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کو سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں پاک وہند کے مختلف اضلاع میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس سلسلہ میں حضرت میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی بیان کرتے ہیں:

مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے بھی سرکاری ملازم ہیں میں نے دیکھا ہے کہ ان کے دفتر والے ماتحت اور افسر بلکہ ہمسایہ تک ان کے چلن اور اخلاق کے مدح خواں ہیں۔

(سیرۃ المہدی جلد سوم صفحہ نمبر 237)

حضرت صاحبزادہ صاحب قادیان کے احباب سے بہت محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے نامور شاعر صحافی اور مصنف حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب تقسیم ملک کے بعد ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ تو صحت کی کمزوری کی وجہ سے آنے جانے میں دقت محسوس کرتے تھے تو ان کے پاس حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب روزانہ تشریف لے جاتے کچھ دیر باتیں کرتے جس سے ان کو اطمینان قلب ہو جاتا تھا۔

(تشحیذ الاذہان فروری 1979ء صفحہ 3)

اس طرح اور بھی اہل علم احباب کے ہاں حضرت میاں صاحب تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ان سے باتیں کر کے ان کے لئے دلی تقویت کا باعث بنتے تھے۔

زوردعا دیکھو تو

مکرم مرزا منظور احمد صاحب قادیانی (مرحوم) نے بیان کیا:

''ایک دفعہ ایک گھرانہ میں ایسا تنازع پیدا ہوگیا جس پر اس گھر کی عزت کا دارومدار تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب، مرزا منظور احمد صاحب کو ساتھ لے کر اس گھرانہ میں گئے اور ان سے بات کی لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اس گھر سے واپس آتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب فرمانے لگے کہ مرزا صاحب **اب آخری ہتھیار بھی استعمال کریں اور آپ باہر سڑک پر ہی سجدہ ریز ہو گئے۔ اس وقت سورج کی شعاعیں آپ کی گردن کے ساتھ یوں مس کر رہی تھیں جیسے سورج کے ساتھ آپ کا تعلق ہوگیا ہے۔ آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور مجھے فرمانے لگے کہ اب جاؤ اور جا کر فریقین سے بات کرو۔ چنانچہ میں گیا اور چند منٹ میں ہی مسئلہ حل ہوگیا اور باعزت سمجھوتہ ہوگیا۔** یہ محض آپ کی دعاؤں کا کرشمہ تھا جس کے متعلق آپ کو یہ یقین واثق تھا کہ

ع غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے

(الفضل ربوہ 10 اپریل 1973ء صفحہ 4)

آج انصاف کی حد ہوگئی:

محترم مرزا منظور احمد صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں:

''محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب غالباً فیروزپور میں متعین تھے کہ آپ کی عدالت میں ایک متعصب ہندو کا مقدمہ پیش ہوا۔ اپنے کیس کی کمزوری اور ناجائز حربوں کے استعمال میں ناکامی کے پیش نظر اسے یقین تھا کہ اس کیس کا فیصلہ اس کے حق میں نہیں ہوسکتا لہٰذا اس نے عدالت اعلیٰ میں درخواست کی کہ کیونکہ مجھے مرزا صاحب سے بوجہ ان کے ...... ہونے کے انصاف کی توقع نہیں اس لئے میرا یہ مقدمہ کسی اور عدالت میں منتقل کیا جائے اور علاوہ ازیں اس نے ہندو اخبارات میں بھی بڑا پروپیگنڈا کیا کہ مرزا عزیز احمد بڑا متعصب ...... ہے اس لئے ایک ہندو کے مقدمہ میں اس جج سے انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی لیکن جب اعلیٰ عدالت میں یہ درخواست پیش ہوئی تو دلائل سننے کے بعد اس

نصف شب کا وقت ہوگا کہ کسی غیبی طاقت نے صاحبزادہ صاحب کو اپنی گرفت میں لے کر اتنے زور سے بھینچا کہ آپ کا انگ انگ ٹوٹنے لگا اور ساتھ ہی یہ پُرشوکت آواز آئی کہ: ”اتنا غلط فیصلہ“ اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھ کھل گئی۔

اعلیٰ عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ ہمارے سامنے کوئی ٹھوس وجہ ایسی پیش نہیں کی گئی جس کی بناپر ہم یہ مقدمہ کسی اور جج کے سپرد کریں اس لئے اس مقدمہ کی سماعت مرزا عزیز صاحب ہی کریں گے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس درخواست کی وجہ سے اور اخبارات میں اس کی طرف سے زہریلے پروپیگنڈا کی وجہ سے میرے دل میں لاشعوری طور پر اس ہندو کے خلاف جذبات پیدا ہو گئے جس کا اثر یہ ہوا کہ شروع مقدمہ میں ہی اس ہندو کو سزا دینے کیلئے اپنے دلائل کو مضبوط کرتا رہا تا آنکہ اس مقدمہ کی سماعت مکمل ہو گئی۔ فیصلہ کا دن مقرر کر دیا گیا محترم صاحبزادہ صاحب اپنے چیمبر میں بیٹھ کر دیر تک فیصلہ قلم بند فرماتے رہے اور فیصلہ میں اس کیلئے انتہائی سزا تجویز کرتے ہوئے فائل کو اپنی نگرانی میں گھر لے آئے۔ رات کو سوتے وقت یہ فائل اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لی۔ نصف شب کا وقت ہوگا کہ کسی غیبی طاقت نے محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنی گرفت میں لے کر اتنے زور سے بھینچا کہ آپ کا انگ انگ ٹوٹنے لگا اور ساتھ ہی یہ پُرشوکت آواز آئی کہ:

”اتنا غلط فیصلہ“

اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھ کھل گئی۔ سارا جسم خوف اور پسینہ سے شرابور تھا گھر والوں کو جگایا پانی پیا جب ہوش آیا تو اُسی وقت وضو کر کے دو نفل ادا کئے۔ بڑا استغفار کیا۔ دعائیں کیں اور سوچنے لگے کہ یہ نظارہ کس کے متعلق تھا۔ اور میں نے کون سا غلط فیصلہ کیا ہے۔ معاً آپ کی توجہ تکیہ کے نیچے پڑی ہوئی فائل کی طرف گئی۔ آپ نے اس ہندو کے مقدمہ کے فیصلہ کو پڑھنا شروع کیا۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے اس فیصلہ کو پڑھا تو مجھے اس میں بڑے سقم نظر آئے اور میں نے محسوس کیا کہ واقعی یہ فیصلہ غلط ہے۔ چنانچہ آپ نے اس فیصلہ کو پھاڑ دیا اور ایک نیا فیصلہ لکھا اس کے بعد آپ کو بڑی ہی پرسکون نیند آئی۔

دوسرے روز جب آپ عدالت جا رہے تھے تو ڈرائیور کو حکم دیا کہ موٹر کو اس لان کی طرف لے چلو جہاں وکلاء بیٹھتے ہیں وہاں کافی وکلاء جمع تھے آپ موٹر سے اتر کران کی طرف گئے انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا آپ نے فرمایا آج میں ایک نہایت اہم فیصلہ کرنے والا ہوں لہٰذا آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ اس فیصلہ کو سننے کیلئے آئیں۔ اس دن وہ ہندو اپنے گھر سے بخشش بخشوا کر عدالت میں آیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ سزا سے کسی صورت بچ نہیں سکتا اس کے اعزا و اقرباء بھی کافی تعداد میں جمع تھے۔ وہ بڑی گھبراہٹ اور بے چینی سے ادھر ادھر چکر لگاتا رہا۔ اور اپنی جیب سے ایک ایک چیز نکال کے اپنے عزیزوں کو اس خدشہ کے تحت دیتا جاتا کہ نامعلوم اب کتنی لمبی مدت کے لئے زنداں میں رہنا ہوگا۔ عدالت سے جب اس ہندو کا نام پکارا گیا تو وہ کپکپاتے اور ڈگمگاتے قدموں سے کمرہ عدالت میں داخل ہوا سب وکلاء اور حاضرین کی نظریں جج پر لگی ہوئی تھیں کہ دیکھیں کیا فیصلہ ہوتا ہے کیونکہ اس ہندو کی انتقال مقدمہ کی درخواست اور اخبارات میں معزز جج کے خلاف پروپیگنڈا کی بناء پر ایک ایک کا خیال تھا کہ آج اس ہندو کو سخت سزا سُننی ہوگی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا "کیوں لالہ جی آ گئے۔ وہ کہنے لگا حضور حاضر ہوں آپ نے فرمایا لالہ جی آپ نے بڑا زور لگایا کہ مقدمہ کسی اور کے پاس چلا جائے اور خوب مخالفانہ پروپیگنڈا بھی کیا لیکن آپ کی ایک نہ چلی اور آخر کار میرے پاس ہی پھنسے۔ ہندو لالہ کو اپنا بھیانک انجام نظروں کے سامنے دکھائی دے رہا تھا اس کا رنگ فق ہوتا جا رہا تھا اور صاحبزادہ صاحب فرماتے جا رہے تھے لالہ جی تم نے بھی بڑا زور لگایا لیکن اس کے باوجود ہم آپ کو باعزت بری کرتے ہیں اس ہندو کا یہ سننا تھا کہ غش کھا کر زمین پر گر پڑا اور کمرہ عدالت میں موجود ہر شخص کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ "آج انصاف کی حد ہو گئی"

ایک دن محترم صاحبزادہ صاحب کے نوکروں نے آپ کو بتایا کہ جب آپ عدالت سے کوٹھی میں واپس آتے ہیں تو اس وقت ایک سایہ سا ہے جو کوٹھی کی چاردیواری سے نظر آتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا پیچھا کرو اور پکڑ لاؤ۔ دوسرے دن وہی سایہ نظر آیا نوکر جو پہلے ہی تاک میں بیٹھے ہوئے تھے اسے پکڑ کر آپ کے پاس لے آئے آپ کیا دیکھتے ہیں کہ یہ تو وہی ہندو ہے جسے آپ نے بری کیا تھا آپ نے نوکروں کو فرمایا اسے چھوڑ دو اور میرے پاس آنے دو۔ آپ نے پوچھا لالہ جی کیا بات ہے آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ہندو کہنے لگا مہاراج میں آپ کو سچ سچ بتاؤں کہ میں کیوں ایسا کرتا ہوں بات یہ ہے کہ مجھے آپ ایک دیوتا معلوم ہوتے ہیں میرے من میں آپ کے دیدار کے لئے ایک آگ سی لگی رہتی ہے اور جب تک آپ کو دیکھ نہ لوں مجھے کسی پل آرام نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا تو پھر تمہیں یوں چوروں کی طرح جھانکنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہاتھ بڑھا کر کہا آؤ آج سے ہم اور آپ دوست بنتے ہیں آپ ہر وقت بلا روک ٹوک مجھے مل سکتے ہیں آپ پر کوئی پابندی نہیں اور اس طرح ایک ہندو آپ کی نیکی و پارسائی اور دیانتداری کی وجہ سے تاعمر آپ کا غلام بے دام بن گیا۔"

(الفضل قادیان 27 رمئی 1930 صفحہ نمبر 6)

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب بے لوث خادم دین تھے اپنے ماتحتوں اور احباب سے شفقت کا سلوک کرنے والے فرض شناس اور نرم دل مگر اصولوں کے پکے انسان تھے۔ آپ مستحقین کی امداد سے دریغ نہ کرتے وسیع القلب ایسے تھے کہ اپنے بیگانے یا واقف و ناواقف کے درمیان کبھی امتیاز نہ برتا۔ اپنی خاندانی وجاہت پر کبھی نہیں اترائے بلکہ نہایت منکسر المزاج۔ فیصلہ دینے میں صائب الرائے اور غلط تجویز کے رد کرنے میں مضبوط چٹان تھے۔

قادیان سے محبت

قادیان واپسی کی بے حد تڑپ تھی اور فرمایا کرتے تھے میں ہر سجدے میں قادیان کیلئے دعا کرتا ہوں۔ حضرت فضل عمر کی زندگی میں فرماتے تھے میں جب پوچھتا کہ کب ملے گا تو حضور فرماتے: دفعتہً

اپنے ساتھیوں اور رفقاء کار کو ہمیشہ یاد رکھتے تھے۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے۔ فرماتے میرے بزرگوار نے ان کو علی گڑھ میں میرا ٹیوٹر بنا رکھا تھا۔ جب کبھی مولوی صاحب دفتر نظارت میں علالت یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے تشریف نہ لاتے تو ان کا بار بار پوچھتے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب بیان کرتے ہیں:

آپ کی وفات کے روز جس نوجوان تانگہ بان کے تانگہ پر

آپ کی کوٹھی پر گیا وہ بھی بڑے درد سے کہہ رہا تھا کہ میں پہلے مددگار کارکن تھا۔ پھر میں نے ملازمت چھوڑ کر تانگہ چلانا شروع کیا۔ جب کبھی مجھے حضرت میاں صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا انہوں نے ضرور میرا حال پوچھا اور دریافت فرمایا کہ آیا اتنی آمدنی ہو جاتی ہے جس سے گزارہ ہو جاتا ہے۔

(الفضل ربوہ 6 رفروری 1977ء صفحہ 4)

یہ ایک عام اتفاقی مثال ہے ورنہ یہ حقیقت ہے کہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کا ہر چھوٹے بڑے سے یہی سلوک تھا۔ وہ متواضع بھی تھے اور انسانوں کے پورے ہمدرد بھی تھے۔ اگر کسی شخص کی خود براہ راست امداد نہ کر سکیں تو اس کی امداد کیلئے ایسی جگہ ضرور سفارش کر دیتے جہاں اس کی امداد ہو سکے۔ حضرت میاں صاحب کی خوش ذوقی اور مزاج کے بارے میں چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:

ہر ماہ دو مرتبہ خاکسار کو شرف ملاقات نصیب ہوتا پنشن بل کی تکمیل کے وقت اور پھر رقم پیش کرنے پر، فارغ ہونے پر جب میں جزاک اللہ کہتا تو فرماتے کام میرا کرتے ہو جزاک اللہ بھی کہتے ہو۔ جاتے ہوئے مصافحہ ہوتا اور واپسی پر معانقہ بھی۔ اکثر اوقات چوہدری علی اکبر بھی خاکسار کے ساتھ ہوتے جب میں اکیلا جاتا تو نہایت شفقت سے پوچھتے وہ کیوں نہیں آئے ؟۔ میں انہیں دعا کیلئے کہتا۔ بسا اوقات گیٹ تک تشریف لاتے اور خوش طبعی میں فرماتے:

”گیٹ تک چلتا ہوں تا ایسا نہ ہو کہ لوٹ آؤ“

(الفضل 24 رفروری 1973ء صفحہ نمبر 4)

منکسر اور متواضع مزاج

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب تحریر کرتے ہیں:

جماعتی نقطہ نگاہ سے وہ نہایت منکسر المزاج اور باغیرت احمدی تھے۔ جہاں تک ان کی ذات کا سوال ہے وہ انتہائی متواضع اور درگزر کرنے والے تھے اور جہاں تک ...... احمدیت کا معاملہ ہوتا تھا وہ نہایت باوقار اور غیور انسان تھے ایسے انسان بہت کم ہوتے ہیں جنہیں قومی خاندانی وجاہت کے علاوہ دنیوی اعزاز اور شان بھی حاصل ہو۔ پھر بھی ان کی طبیعت فروتنی اور تواضع کا مجسمہ ہو۔ مگر حضرت صاحبزادہ صاحب کے بارے میں ہر ادنیٰ و اعلیٰ کا یہی تاثر ہے کہ ان میں خاکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ان کی (بیت) میں باقاعدہ بالالتزام حاضری اور نہایت خشوع وخضوع سے نمازیں ادا کرنا ہر انسان کو متاثر کرتا تھا۔ ان کا ہر شخص سے ملنے کا مخلصانہ اور محبانہ انداز بہتوں کو آج بھی یاد ہے اور یاد رہے گا۔ (الفضل ربوہ 6 رفروری 1973ء)

محترم ثاقب زیروی صاحب کا آپ سے تعلق سرکاری ملازمت کے زمانہ سے تھا۔ حضرت میاں صاحب جب سرکاری دورہ پر تشریف لاتے تو آپ کے ہاں عدالت لگاتے اور لوگوں کے فیصلے کرتے۔ لوگ بہت متاثر ہوتے کہ اگر کوئی معمولی سا عہدہ بھی حاصل کر لے تو ہمہ شمہ کو پہچاننے سے انکار کر دیتا ہے یہ حضرت میاں صاحب کی ذات کریمانہ تھی جو اپنے ملنے والے معمولی لوگوں کی عزت افزائی فرماتے تھے۔ ثاقب صاحب بتاتے تھے بہت سے ایسے لوگ بھی تھے جن کی میاں صاحب خاموشی سے مدد کر دیتے تھے۔ بہت متواضع طبیعت تھے مہمانوں کا انتظار کرتے تھے بعض اوقات گھر میں خاص ڈش تیار کروانے کا کہہ دیتے اور مہمانوں کا انتظار کرنے لگتے۔ اسی طرح کا واقعہ محترم ثاقب صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ ایک دفعہ انہوں نے کوئی کھانا گھر میں

کہہ کر تیار کروایا بیگم صاحبہ ان کی صحت کے پیش نظر احتیاط کرنے کو کہا کرتی تھیں۔ ایک دن کھانا تو تیار ہو گیا اور بیگم صاحبہ کہہ رہی تھیں، مہمان وغیرہ نہیں آنا تھا۔ آپ نے اپنے لئے یہ سب ڈش تیار کروائی تھی۔ فرمانے لگے مہمان وغیرہ آئے ہوں تو کھانا تیار ہو تو مہمان کو کھانے کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ مہمان کے انتظار میں رات کے دس بج گئے اور مجھے فیروز پور سے زیرہ جانے کیلئے بس نہ ملی۔ سردیوں میں رات کے دس بجے تک بس جا چکی تھی دل میں آیا کہ حضرت میاں صاحب کے ہاں چلے جاتے ہیں اس طرح مہمان حضرت میاں صاحب کے ہاں جا کر قیام کیا کرتے تھے۔ خاکسار بھی جا پہنچا۔ باہر سے دیکھا کہ حضرت میاں صاحب کے کمرہ میں روشنی تھی جا کر دروازہ پر دستک دی حضرت میاں صاحب نے فوراً دروازہ کھول دیا اور کمرے میں داخل ہوتے ہی گھر والوں سے کہا کہ لو مہمان بھی آ گئے ہیں جن کا انتظار تھا۔ اور یوں حضرت میاں صاحب کیلئے اللہ تعالیٰ نے مہمان بھیج ہی دیا۔ ثاقب زیروی صاحب نے اپنی سوانح ''تجربات جو ہیں امانت حیات کی'' میں حضرت میاں صاحب کی محبت و شفقت کا ذکر کیا ہے۔

محترم ثاقب زیروی صاحب مرحوم بیان کرتے تھے۔

آپ ملازمت کے دوران جہاں بھی رہے احباب جماعت کے ساتھ ان کا مضبوط رابطہ رہا۔ آپ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں غالباً ڈیرہ غازی خان میں متعین تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق جوتوں کی مرمت کا کام کرتے تھے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اکثر ان کے معمولی سے تھڑے پر تشریف لے جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات سنتے ان کی دلجوئی فرماتے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے اس دکان پر جانے سے اور لوگ بھی ان کی دکان پر کام کے لئے جانے لگے۔ اس طرح ان صاحب کے روزگار میں اضافہ ہو گیا۔

کوئی خانہ خدا کے لئے بھی خالی رہنے دیں

جب حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو ضلع میانوالی میں ملازمت کا موقع ملا ہے اس سے قبل حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بھی اس ضلع میں رہے تھے اور بعد میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بھی میانوالی رہے۔ نواب آف کالا باغ محمد خاں صاحب نے بتایا کہ کسی معاملہ میں میاں مظفر احمد صاحب سے مختلف امور پر تبادلہ خیال ہو رہا تھا۔ اس معاملے کے تمام پہلوؤں پر احاطہ کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں نواب صاحب کہنے لگے۔ میاں عزیز احمد صاحب کسی معاملہ پر خوب غور و خوض کرنے کے بعد اکثر کہا کرتے تھے کہ: ''کوئی خانہ خدا کے لئے بھی خالی رہنے دیں۔''

حضرت صاحبزادہ صاحب کو حضور انور کی مہمان نوازی کا موقع بھی ملتا رہا۔ چنانچہ ایک واقعہ کا ذکر تاریخ احمدیت میں درج ہے حضور جب جون 1932ء میں راولپنڈی میں آنکھوں کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے تو واپسی پر کئی دنوں تک صاحبزادہ صاحب کی کوٹھی پر مقیم رہے اور لاہور کے معززین سے ملاقات اور تبادلہ خیال فرمایا۔

مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے بیان کرتے ہیں:

خاکسار نے تعلیم کے دوران احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی تھی گھر والوں سے تعلقات ختم ہو کر رہ گئے تھے خاکسار نے ملازمت کرنے کا فیصلہ کیا انٹرویو کے لئے دہلی جانا تھا۔ انٹرویو کے وقت ایک دستاویز کے ساتھ کریکٹر سرٹیفکیٹ بھی پیش کرنا تھا۔ اس سلسلہ میں محترم میاں

صاحب کی عدالت میں حاضر ہوا۔ اپنا مقصد بیان کیا محترم میاں صاحب نے فرمایا بیٹھ جائیں خاکسار عدالت میں بیٹھا رہا۔ اس دوران آپ نے چائے وغیرہ پلوائی خاکسار نے سرٹیفکیٹ کیلئے عرض کی آپ خاموش رہے اتنے میں عدالت کا وقت ختم ہو گیا۔ آپ مجھے گھر لے گئے کھانا کھلایا اور شام تک گھر پر رہا۔ شام کو سرٹیفکیٹ پر دستخط کر کے مرحمت فرمایا خاکسار نے عرض کی۔ میاں صاحب اتنا سا کام ہے اور آپ نے شام تک مجھے بٹھائے رکھا۔ فرمایا میاں جن الفاظ میں آپ سرٹیفکیٹ کا مطالبہ کر رہے ہو اس میں یہ درج ہے کہ میں اس کو جانتا ہوں جب کہ آپ کے آنے سے پہلے میں آپ کو جانتا تک نہیں تھا۔ اب یہ وقت آپ نے میرے ساتھ گزارا ہے تو میں یہ سرٹیفکیٹ دینے میں حق بجانب ہوں۔ کہ میں نے ایک دن اس کے ساتھ بسر کیا ہے۔

آپ کے صبر وشکر کے بارہ میں ان کی ایک عزیزہ لکھتی ہیں:

"صاحبزادہ صاحب کے پہلے سسرال کے خاندان میں ٹی بی کا موذی مرض تھا۔ اس زمانے میں ٹی بی کا سن کے لوگ خوف کھاتے تھے بھائی سعید مرحوم جو سب میں بڑے تھے ......وہ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ لندن میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اور وہاں پر ہی بیماری کا علم ہوا۔ خالو ابا لندن گئے اور ان کے سامنے بیٹے کی وفات ہوئی آپ لندن سے واپس آ گئے اور چند روز بعد جنازہ قادیان پہنچا پھر کچھ مدت بعد چھوٹے بیٹے مرزا مبارک احمد صاحب کی بیماری کے آثار بھی نمودار ہونا شروع ہوئے......تب ہمارے خالو ابا اکثر ایک شعر پڑھا کرتے۔

دل کی ویراں بستی اکثر مجھ سے پوچھا کرتی ہے
بستے ہیں کس دیس میں اب وہ لوگ کہاں جو آئے تھے

(ماہنامہ مصباح نومبر 2005ء 47-48)

اہل خانہ سے سلوک

آپ کا اپنے گھر والوں سے بہت اچھا سلوک تھا۔ کیوں نہ ہوتا خود حضرت مسیح موعودؑ کے نمونہ کو دیکھا اور اہلیہ بھی وہ ملی جو حضرت اماں جان کی بھتیجی تھی جو خدمت کے ہر موقع سے استفادہ کرتیں اور یوں خاوند کے دل میں اپنا ایک مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں، ان کی ایک عزیزہ تحریر کرتی ہیں:

خالہ امی کو خالو ابا سے بے حد تعلق تھا عمروں کے اس فرق نے دونوں کی زندگیوں میں کوئی اثر نہ ڈالا۔ بے حد محبت اور پیار تھا آپس میں......بلکہ خالہ امی یہ سنایا کرتی تھیں کہ شادی کے بعد جب آپ آفس جاتے تو ان کی غیر موجودگی میں آپ کی سہیلیاں گھر میں جمع ہو جاتیں اور خوب مزے کر رہی ہوتیں۔ کہ جب خالو ابا کے واپس آنے کا وقت ہوتا تو خالہ امی باہر ٹہلنے لگ جاتیں کہ اب یہ ساری واپس اپنے گھروں کو جلدی جائیں کہ میرا میاں آنے والا ہے......ایک اور بات اپنے بارے میں بتاتیں کہ ان پر خالو ابا کا بہت رعب تھا۔

(ماہنامہ مصباح۔ دسمبر 2005ء صفحہ نمبر 46)

ہمارے ایک بزرگ بھائی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ صاحب کی وفات پر درج ذیل الفاظ میں ذکر خیر فرمایا:

"آج جمعہ کے دن......ہمارے ایک بزرگ بھائی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے اپنے والد سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہء بیعت میں آئے اور احمدی ہوئے اور اس طرح ان کی روحانی حیات شروع ہوئی۔ پھر وہ خلافت سے بھی وابستہ رہے پھر

ان کے والد حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد خلافت ثانیہ میں عمر میں اپنے چھوٹے بھائی اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں امام وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب علی گڑھ یونیورسٹی میں اس وقت داخل ہوئے۔ یعنی اس وقت تقریباً جوانی کی عمر ہو چکی تھی۔ آپ نے لمبی عمر پائی مجھے ان کی صحیح عمر تو یاد نہیں وفات کے وقت کم و بیش بیاسی سال کی عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بڑا لمبا عرصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ **آپ بڑے بے نفس انسان تھے اور بڑے سادہ کھلے اور خوش مزاج انسان تھے اور بڑی دعائیں کرنے والے انسان تھے اور انسان سے بڑا پیار کرنے والے انسان تھے اور بچوں کی تربیت کا بڑا خیال رکھنے والے تھے۔**

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا صبر عطا کر رکھا تھا۔ جب آپ کی پہلی بیوی وفات پا گئیں اور ان کے بطن سے ان کے دونوں بیٹے بھی فوت ہو گئے تو ان کی وفات کے صدمے کو انہوں نے بڑے صبر سے برداشت کیا پھر جب حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی بڑی صاحبزادی سے ان کی شادی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر کا یہ اجر عطا فرمایا کہ ان کی نسبتاً بڑی عمر میں دو اور بیٹے عطا فرمائے اور اللہ کا یہ مزید پیار بھی حاصل ہوا کہ ان کے صبر اور اپنے لئے انکی محبت کو دیکھ کر ان کے ہر دو بچوں کو (دین حق) کیلئے محبت رکھنے والے دل عطا فرمائے۔ آپ کے دونوں بیٹے واقف زندگی ہیں اور بڑے اخلاص سے سلسلہ کے کام کرنے والے ہیں۔ میں نے بتایا کہ جس طرح کیلے کا پودا پھل دینے کے بعد اپنی جڑوں سے دو چار مزید پودے نکالتا ہے اور اس لحاظ سے ہم اسے مردہ نہیں کہہ سکتے بلکہ اس کا خاندان زندہ ہے اسی طرح حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جسمانی لحاظ سے تو وفات پا گئے ہیں مگر وہ روحانی طور پر زندہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نسل کو روحانی طور پر زندہ کیا ان کو خدا کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ تاہم ان کے عزیزوں پر اب ذمہ داری بھی آپڑی ہے۔ باپ کی زندگی میں بعض بچے بعض دفعہ کچھ لاپرواہ بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ اگر وہ غلطی کریں تو باپ تصحیح کر دیتا ہے ان کی غلطی کو دور کر دیتا ہے غرض وہ ان کی ہر رنگ میں تربیت کرتا ہے۔ مگر جب انسان کو اپنی بقا کی سب ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر خود ہی اُٹھانا پڑتی ہیں تو پھر اسے خود ہی اپنا مربی بھی بننا پڑتا ہے...... کوئی باہر سے آ کر اس کا مربی نہیں بنتا۔ اس صورت میں انسان خود اپنا استاد بھی ہوتا ہے اور اپنا شاگرد بھی اور دوسروں سے تربیت بھی حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ غرض حضرت میاں عزیز احمد صاحب کی جدائی سے ان کے بیٹوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کی اولاد کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبات ناصر جلد پنجم صفحہ 19 تا 21)

حضرت صاحبزادہ صاحب 25/26 جنوری 1973ء کی درمیانی 82 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہزاروں احباب نے اپنی دعاؤں کے ساتھ آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کیا۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

(تفصیل کیلئے الفضل ربوہ 31 جنوری 1973)

● ● ● ● ● ● ● ●

نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(مکرم منصور احمد طاہر، کراچی)

گزرے میرا ہر لحہ عشق رسولؐ میں
بس جاؤں ان میں یوں جیسے خوشبو ہو پھول میں

نظام زندگی ہیں شرق و غرب کے بہت
اماں سب کو ملے گی مگر قرآن کے اصول میں

اے جامع جمیع الانبیاء سید المرسلینؐ
سب انبیاء کا نزول ہے اب تیرے نزول میں

تعلق مصطفیٰؐ ہمیں لازوال و لاانتہا
کٹ جائے ان سے رشتہ نہ رہنا تم اس بھول میں

جسم و جان کو مری پیسو تو کرے کلمۂ طیب کا ورد
خمیر میرا بھی اُٹھا ہے بس ایسی ہی دھول میں

تم پہ پڑھوں درود تو نبض مری چلے
کوئی اور کلام کیسے ہو طاہرؔ فضول میں

حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹؓ پر ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی نمبر

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ مجلس انصاراللہ پاکستان حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹؓ پر ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی نمبر شائع کر رہی ہے۔ براہ کرم حضرت مرزا صاحب کی سیرت و اخلاق، خدمات سلسلہ، بطور امیر و وکیل خدمات، ایمان و عرفان پر مشتمل پُر تاثیر مستند واقعات، مشاہدات نیز مجلس مشاورت میں دیرینہ خدمات پر مشتمل اپنے تاثرات جلد ارسال کر کے ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام۔ خاکسار

مرزا فضل احمد
(قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

طب وصحت

ڈینگی بخار۔ DENGUE FEVER

(مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب)

''اصل میں لوگ اس کے حقیقی علاج کی طرف سے تو بالکل غافل ہیں اور اور طرف ہاتھ پاؤں مارتے پھرتے ہیں مگر جب تک وہ اس کے اصل علاج کی طرف رجوع نہ کریں گے تب تک نجات کہاں؟''
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

آج کل پاکستان میں ڈینگی بخار نے تباہی مچائی ہوئی ہے۔ ہر نیوز چینل پر ڈینگی کا تذکرہ ہے۔ اور اس کے خوف نے بہت سارے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ اس حوالے سے ڈینگی بخار کے بارے میں چند بنیادی باتیں تحریر خدمت ہیں۔

ڈینگی بخار ایک ایسی بیماری ہے جو دنیا کے tropical یا sub.tropical regions میں پائی جاتی ہے۔ Tropical Region دنیا کے ان حصوں کو کہتے ہیں جو خطِ استواء کے نزدیک واقع ہیں۔ خط استواء کے نزدیک ہونے کی وجہ سے ان ممالک یا حصوں میں گرمی کے موسم کا دورانیہ نسبتاً طویل ہوتا ہے اور سردیوں کے موسم کا دورانیہ کم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان ممالک میں کیڑے مکوڑے، مچھر اور مکھیاں گرمی کے موسم میں اپنی افزائشِ نسل بہت آسانی سے کر لیتے ہیں۔ جبکہ زمین کے وہ حصے جو خطِ استوا سے دور ہیں وہاں سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے کیڑے مکوڑے مچھر اور مکھیاں موسم سرما میں Hibernation میں چلے جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کی نسل اتنی تیزی سے نہیں بڑھ سکتی جتنا کہ equator پر واقع یا اس کے نزدیک واقع ممالک میں بڑھتی ہے۔

ڈینگی بخار Dengue Virus کی وجہ سے ہوتا ہے جو کہ ایک خاص قسم کے مچھر Aedes کے کاٹنے سے انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے۔ ڈینگی وائرس اصل میں چار قسم کے وائرسوں کا مجموعہ ہے جن کو DenV.1، DenV.2، DenV3 اور DenV.4 کہتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایک قسم ڈینگی بخار کروا سکتی ہے۔ مگر خاص اور یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا اقسام میں سے اگر کسی شخص کو ان میں سے کسی بھی ایک قسم کی وجہ سے ڈینگی بخار ہوا ہو اور پھر ان وائرسوں کی کوئی دوسری قسم بھی مچھر کے ذریعہ جسم میں داخل ہو جائے تو ایسے مریض میں Dengue Haemorrhagic Fever اور Dengue Shock Syndrome ہونے کے امکانات بہت زیادہ حد تک بڑھ جاتے ہیں۔ یہ دونوں صورتیں جان لیوا بھی ثابت ہو سکتی ہیں اور ایسے مریضوں میں موت کی شرح بھی بہت بڑھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈینگی وائرس سے متاثرہ مریضوں کو نیٹ یا جالی میں رکھا جاتا ہے تاکہ کوئی دوسری قسم کا وائرس ان کو دوبارہ انفیکٹ (infect) نہ کر دے اور نہ ہی مچھر کے ذریعہ یہ وائرس دوسرے انسانوں تک پھیل سکے۔

کچھ Aedes مچھر کے بارے میں

Aedes مچھر نہ صرف ڈینگی بخار کا وائرس انسانوں میں پھیلاتا ہے بلکہ Yellow Fever اور Chikungunya کے وائرس بھی انسانوں میں پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔ Aedes مچھر پہلے صرف دنیا کے Tropical حصوں میں پایا جاتا تھا مگر اب دنیا کے تمام براعظموں میں سوائے انٹارکٹیکا کے پایا جاتا ہے۔ اس مچھر کی خاصیت یہ ہے کہ یہ مچھر خاص طور پر انسانی آبادیوں کے نزدیک اپنی افزائش نسل کرتا ہے اور عموماً افزائشِ نسل کے لئے fresh water کو ترجیح دیتا ہے مثلاً گھروں کے باہر یا اندر ٹوٹے ہوئے گلاسوں، ٹوٹی ہوئی بالٹیوں، برتنوں، گملوں، ٹائروں وغیرہ میں جمع ہوئے بارش یا اوس کے پانی میں افزائشِ نسل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ سوئمنگ پول کے پانی اور پانی کی ایسی ٹینکیاں جن کے منہ کھلے ہوئے ہوں ان میں بھی افزائشِ نسل کرسکتا ہے۔ Aedes مچھر عموماً گھروں کے اندر یا قریب رہتا ہے اور بالخصوص دن میں انسانوں کو کاٹتا ہے۔ اس کے بالمقابل Anopheles مچھر جو کہ ملیریا کرواتا ہے وہ عموماً شام یا رات میں انسانوں کو کاٹتا ہے۔

ڈینگی وائرس

ڈینگی وائرس R.N.A. Viruses کی فیملی Flaviviridae سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی فیملی میں Yellow Fever وائرس، West Nile وائرس وغیرہ بھی آتے ہیں اور اس فیملی سے تعلق رکھنے والے زیادہ تر وائرس مچھروں، چھوٹی مکھیوں اور بعض حشرات الارض کے ذریعے سے انسانوں میں پھیلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو Arbo Viruses بھی کہا جاتا ہے یعنی وہ وائرس جو کیڑوں کے ذریعے پھیلتے ہیں۔ یہ وائرس مچھر کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتا تاہم ایک دفعہ جو مچھر اس وائرس کا carrier یعنی لے جانے والا بن جائے وہ اپنی باقی زندگی میں اس کو ساتھ رکھنے والا اور آگے پھیلانے والا بن جاتا ہے۔ یہ وائرس مچھر کے علاوہ متاثرہ خون کے ذریعہ بھی دوسرے انسانوں تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ وائرس انسان کے خون کے اندر جاکر اس کے خون کے ایک طرح کے سفید خلیوں کو infect کرتا ہے اور وہاں اپنی نشوونما کرتا ہے۔ انسان کے جسم کا دفاعی نظام (Immune System) اس وائرس پر عام طور پر سات سے دس دن میں قابو پالیتا ہے۔

سنگاپور میں یہ وائرس عام طور پر پایا جاتا ہے اور یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر ایک لاکھ Blood Transfusions میں سے 1 سے 6 انتقالِ خون میں وائرس ایک انسان سے دوسرے انسان تک پہنچ جاتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس کا زیادہ شکار صحت مند بچے بنتے ہیں۔ عمومی طور پر بچے اور عورتیں مردوں کی نسبت اس کا زیادہ شکار بنتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے کہیں زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتا ہے جو پہلے سے ہی دمے یا شوگر کے مریض ہوں۔

ڈینگی بخار کی علامات

تقریباً اسی فیصد افراد جن کو یہ وائرس Infect کرتا ہے ان میں یا تو بالکل کوئی علامات ظاہر نہیں ہوتی۔ یا پھر بالکل معمولی سا بخار ہوتا ہے۔ پانچ فیصد مریضوں میں بہت تیز بخار اور دوسری علامات ظاہر ہوتی ہیں جبکہ بہت ہی کم مریضوں میں یہ بخار جان لیوا حد تک پہنچ جاتا ہے۔ ہم ڈینگی بخار کی علامات کو تین مراحل میں تقسیم کرسکتے ہیں:

1۔مریض میں ایک دم سے تیز بخار(105,104 ڈگری فارن ہائیٹ)۔سر میں درد جو کہ خاص طور پر آنکھوں کے پیچھے ہوتا ہے۔جسم میں، ہڈیوں میں اور پٹھوں میں شدید دردیں۔اس کے نتیجہ میں ہونے والی ہڈیوں کی شدید درد کی وجہ سے اسے Breakbone Fever بھی کہا جاتا ہے۔بخار کے پہلے یا دوسرے دن جسم پر خسرہ کی طرح یا ملتے جلتے دھبے یا دانے نمودار ہوتے ہیں۔پہلا مرحلہ یا stage عموماً دو سے سات دن تک رہتا ہے۔

2۔دوسرے مرحلے میں جو کہ عموماً بخار کے ختم ہونے کے ایک سے دو دن بعد شروع ہوتا ہے، میں جسم میں پانی کی شدید کمی واقع ہونا شروع ہوجاتی ہے۔اس مرحلے کے دوران جسم سے bleeding (خون کا اخراج) جو کہ خاص طور پر نظام ہضم سے ہو، شروع ہوسکتی ہے۔اس وجہ سے بعض اوقات مریض پیٹ میں شدید درد کی شکایت کرتا ہے۔اس اسٹیج کے دوران پانچ فیصد سے بھی کم مرض Dengue Shock Syndrome (خون اور پانی کی شدید کمی) یا Dengue Haemorrhagic Sydrome (جسم سے خون کا بہتے چلے جانا اور bleeding نہ رکنا) میں چلے جاتے ہیں اور پھر ان کی صحت یابی کے امکانات کم ہوجاتے ہیں۔

3۔آخری مرحلہ یا اسٹیج Recovery Stage کہلاتی ہے جو عموماً دو سے تین دن میں مکمل ہوجاتی ہے۔اس stage کے دوران مریض کی طبیعت تیزی سے بہتری کی طرف مائل ہوتی ہے۔تاہم بعض اوقات مریض کو شدید خارش رہتی ہے اور دل کی دھڑکن بھی کم ہوجاتی ہے۔

تشخیص

ڈینگی وائرس کی تشخیص مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے مثلاً:

1۔مریض کی مخصوص علامات سے اور جسم کے معائنے سے۔

2۔لیبارٹری ٹیسٹ سے۔جو ٹیسٹ سب سے پہلے لیب میں ڈینگی کی تشخیص میں مدد دے سکتا ہے وہ خون میں سفید خلیوں کا کم ہوجانا ہے۔اس کے علاوہ platelets کا خون میں کم ہوجانا، خون میں تیزابیت کا بڑھ جانا (metabolic acidosis) اور بعض انزائمز جن کو aminotranferases کہتے ہیں، کا جسم میں بڑھ جانا وغیرہ

3۔ترقی یافتہ ممالک میں RT.PCR کے ذریعہ تشخیص کو گولڈ سٹینڈرڈ مانا جاتا ہے مگر ترقی پذیر ممالک میں یہ سہولت سوائے گنتی کی چند بڑی لیبارٹریز کے اتنی آسانی سے دستیاب نہیں ہے۔اس کے بعد ابتدائی مراحل میں ELISA Antigen Detection کے ذریعہ NS1 اینٹی جن (وائرس کا ایک چھوٹا سا حصہ) کو دیکھ کر تشخیص کی جاتی ہے اور پھر سات سے دس دن بعد igM اور igG اینٹی باڈیز کو خون میں دیکھ کر بھی تشخیص کی جاسکتی ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ Platelets زیادہ شدت کے بخار میں انتہائی تیزی سے کم ہونا شروع ہوجاتے ہیں اور جان لیوا صورت حال اس وقت پیدا ہوسکتی ہے جب Platelets دس ہزار سے بھی کم ہوجائیں۔اس صورت میں جسم سے خون کا بہاؤ روکنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ایک اور اہم بات یہ بھی ہے کہ ہر بخار جو ایک سو چار یا ایک سو پانچ کی شدت کا ہو، وہ ڈینگی ہی

نہیں ہوتا بلکہ اس صورت میں ملیریا، ٹائیفائیڈ اور دوسری بیماریوں کے ٹیسٹ بھی کروانے چاہئیں۔اور ڈاکٹر صاحبان یہ بات جانتے ہوئے ملیریا کا ٹیسٹ بھی تجویز کرتے ہیں۔اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے وائرل بخار 105,104 ڈگری فارن ہائیٹ تک جاسکتے ہیں جن میں عموماً چند دنوں کے بعد بغیر کسی نقصان کے بخار خود ہی اتر جاتا ہے۔

ڈینگی سے بچاؤ کس طرح ممکن ہے؟

1۔مچھر سے بچاؤ ہی دراصل ڈینگی سے بچاؤ ہے۔یہ مچھر صاف پانی میں نشوونما پاتا ہے اس لئے کہیں بھی خواہ گھر کے اندر یا باہر پانی جمع ہو تو اس میں مچھر مار ادویات ڈال دینی چاہئیں اور کوشش کرنی چاہئے کہ گھر کے اندر فریج سے نکلنے والا پانی، گملوں کے اندر پانی، ٹوائلٹ میں جمع پانی، یا کسی بھی جگہ پر جمع ہوئے پانی کو فوراً صاف کر دیا جائے۔اپنے گھروں میں مچھر مار اسپرے اور نیٹس (مچھر دانی) کا استعمال کیا جائے۔جسم پر ایسے لوشن بھی لگائے جاسکتے ہیں جو مچھروں کو قریب نہ آنے دیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں مچھر کی افزائش نسل کو روکنے کے لئے ماحول میں کیڑے مار ادویات کے اسپرے کو اچھا نہیں سمجھا جاتا کیونکہ ان ادویات سے انسانوں کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے اور سبزیاں اور پھل بھی متاثر ہوتے ہیں۔ان ادویات میں pyeretheroid اور Organophosphate مشہور ہیں۔

2۔امریکہ ہانک کانگ اور سنگاپور میں 1970 سے ایک ڈیوائس جس کا نام Ovitrap (جو کالے رنگ کے سیلنڈر اور کارڈ بورڈ پر مشتمل ہوتی ہے) ہے، کو Aedes مچھر کی افزائش نسل کو کنٹرول کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔Ovitrap کی خاص کشش مادہ مچھروں کو انڈے دینے کے لئے اپنی طرف کھینچتی ہے۔اور جب انڈے میں سے لاروا نکل کر بڑے ہوتے ہیں تو Ovitrap سے باہر نہیں نکل سکتے اور وہیں مر جاتے ہیں۔ہر ہفتے ان مرے ہوئے مچھروں کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور نہ صرف یہ پتہ لگایا جاتا ہے کہ ڈینگی وائرس مچھروں میں کس حد تک موجود ہے بلکہ ان علاقوں کی نشاندہی بھی ہوسکتی ہے جہاں ڈینگی وائرس والے مچھروں کی افزائش نسل زیادہ تیزی سے ہو رہی ہو۔اس کے علاوہ بھی اس ڈیوائس کی مدد سے بہت سی اہم معلومات ان مچھروں کے بارے میں حاصل کی جاتی ہیں۔

3۔پانی میں پائے جانے والے بعض کیڑے جنہیں CopePods کہتے ہیں، گندی نالوں اور دوسرے کھڑے ہوئے پانیوں میں پالا جاتا ہے جو مچھروں کے لاروا کو کھاجاتے ہیں اور اس طرح مچھروں کی تعداد کو کنٹرول میں رکھتے ہیں۔

علاج

جس طرح بیکٹیریل انفیکشن کے لئے Antibiotics استعمال کی جاتی ہیں اسی طرح وائرل انفیکشنز کے خلاف AntiViral ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے مگر بدقسمتی سے ڈینگی وائرس کے خلاف ابھی تک کوئی AntiViral دوا تیار نہیں کی جاسکی۔

بنیادی طور پر ڈینگی بخار کا علاج اس کی علامات کے لئے ہوتا ہے نہ کہ ڈینگی وائرس کو مارنے کے لئے۔بخار کے لئے پیراسیٹامول یا پیناڈول استعمال کرنی چاہئے مگر بخار میں Aspirin, Brufen یا کوئی اور NSAID (مثلاً Ponstan

Diclophenicوغیرہ)استعمال نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس سے Bleeding کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔اسی طرح Nasogastric Tube(یعنی غذا کی نالی)اور Intramuscular Injection بھی Bleedingکےخطرے کو بڑھا سکتے ہیں۔بخار کے دوران Dehydration(یعنی پانی کی کمی)سے بچنے کیلئے مریض کو پانی اور جوسز وغیرہ اتنی مقدار میں پلانے چاہئیں کہ پیشاب کی ایک بڑی مقدار جسم سے خارج ہو اور پیشاب کا رنگ زیادہ پیلا نہ ہونے پائے۔(پانی اور جوسز کا استعمال تقریباً ہر بخار میں یکساں مفید ہوتا ہے)جب مریض ہسپتال میں داخل ہو جاتا ہے تو ڈاکٹر صاحبان اس کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا علاج کرتے ہیں۔

کچھ اعداد و شمار کی روشنی میں

ڈینگی بخار میں اموات کی شرح ایک سے پانچ فیصد تک اس صورت میں ہے کہ کسی بھی قسم کا علاج نہ کیا جائے۔یہ شرح ایک فیصد سے بھی کم ہو جاتی ہے جب بروقت یا مناسب علاج ہو۔مگر شدید قسم کی ڈینگی بخار(Dengue Haemorrhagic Feverاور Dengue Shock Syndrome)میں موت کی شرح 26% تک جا سکتی ہے۔

W.H.O کے مطابق 1960ء سے لے کر 2010ء تک ڈینگی بخار میں تیس(30)گنا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے اور یہ بڑھتا جا رہا ہے۔اس اضافے کی بنیادی وجوہات شہروں کا پھیلاؤ، آبادی کا بڑھنا اور اس کے بالمقابل سہولیات کا فقدان، بین الاقوامی سفروں میں اضافہ اور دنیا میں بڑھتی ہوئی گرمی ہے جسے گلوبل وارمنگ کہتے ہیں۔

ریسرچ

ڈینگی وائرس کے خلاف ویکسین بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ یہ ویکسین 2015ء تک مارکیٹ میں دستیاب ہو گی۔Aedes مچھر کی آبادیوں کو کنٹرول کرنے کے لئے بھی مختلف طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں جن میں سے ایک طریقہ کھڑے پانیوں میں ایک خاص قسم کے نیٹ کا استعمال ہے جسے Guppy کہتے ہیں۔

خلاصہ

1۔ ڈینگی بخار Aedes مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے جس کی دو قسمیں انسانوں میں یہ وائرس منتقل کرتی ہیں۔
Aedes Aegyptiاور Aedes Albopictus
2۔ یہ عموماً دن کو کاٹتا ہے یا رات میں اس وقت جب گھر میں لائٹس کی وجہ سے روشنی ہو۔
3۔ یہ وائرس براہ راست انسان سے انسان میں منتقل نہیں ہو سکتا سوائے متاثرہ خون کے انتقال سے۔
4۔ سارا سال یہ مچھر بیماری پھیلاتا ہے مگر بارشوں کے موسم میں اس کی بیماری پھیلانے کی شرح بہت بڑھ جاتی ہے۔
5۔ ڈینگی بخار کی علامات میں تیز بخار، ہڈیوں جوڑوں اور بدن میں درد، آنکھوں کے پیچھے درد اور خسرہ کی طرز کے

جسم پر دھبے وغیرہ ہیں۔

6۔ ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے گھر اور اس کے اطراف کی روز صفائی کرنی چاہیئے۔ گملوں میں جمع ہوئے پانی کو ہفتے میں کم سے کم ایک بار گرانا چاہیے اور تبدیل کرنا چاہیئے۔ پانی کی ٹینکیاں جن کے منہ کھلے ہوں ان کو ڈھک دینا چاہیئے۔ ایسی بوتلیں، بالٹیاں، جار، گلاس وغیرہ جن میں پانی عموماً جمع رہتا ہو، یا تو انہیں ڈھک دیں یا پھر ان میں مچھر مار دوا یات ڈال دیں۔ پرانے ٹائر جن میں پانی جمع ہو جاتا ہے انہیں یا تو پلاسٹک سے کور کر دیں یا مٹی میں دبا دیں۔ گھر کے باہر گلیوں اور سڑکوں پر جمع ہوئے پانی میں مٹی کا تیل ڈالا جا سکتا ہے۔ ندی نالوں، تالابوں اور پانی کے دوسرے بڑے ذخائر میں ایسی مچھلیاں پالی جا سکتی ہیں جو مچھروں کے انڈوں اور لاروں کو کھاتی ہیں۔ اپنے گھر کے دروازوں اور کھڑکیوں کو نیٹ یا جالیوں سے کور کریں۔ گھر میں مچھر دانی استعمال کریں۔ اپنے جسم پر مچھروں کو بھگانے والے لوشن بھی لگائے جا سکتے ہیں۔

7۔ بخار کے دوران پانی زیادہ مقدار میں استعمال کریں۔ آرام کریں۔ پیراسیٹامول کھائیں مگر Brufen اور Aspirin کا استعمال نہ کریں۔

8۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں فوراً ہسپتال جائیں:

☆ منہ یا ناک سے خون آنے لگے ☆ خون کی اُلٹی آجائے

☆ مسوڑھوں سے خون آنے لگے ☆ بخار کے دوران اُلٹیاں نہ رک رہی ہوں

☆ بخار کے دوران پیٹ میں شدید درد ہو جائے جو کئی گھنٹوں کے بعد بھی نہ رکے

☆ جلد کے نیچے چھوٹے چھوٹے خون کے دھبے نمودار ہو جائیں

☆ بلڈ پریشر بہت Low ہو جائے ☆ بخار ایک دم سے اتر جائے اور جسم کا درجہ حرارت نارمل سے بھی کم ہو جائے

وبائی امراض کا الہامی علاج

چونکہ ڈینگی بخار بھی ایک قسم کا وبائی مرض ہے اور آج کل بڑے پیمانے پر پاکستان کے چند شہروں میں تباہی پھیلا رہا ہے اور اس کا چرچا زبان زدِ عام ہے اس لئے یہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جس میں آپ علیہ السلام کو وبائی امراض کے الہامی علاج کے بارہ میں خبر دی گئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

> ”مجھے الہام ہوا۔ **سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ** پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اسکے ان ناموں کا ورد کیا جاوے۔ **یا حفیظ۔ یا عزیز۔ یا رفیق** رفیق خدا تعالےٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسماء باری تعالےٰ میں کبھی نہیں آیا“۔

(اخبار البدر 18 ستمبر 1903ء صفحہ 280 بحوالہ ملفوظات جلد سوم صفحہ 427,426)

اسباب پر بھروسہ نہ کریں

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش خدمت ہے جس میں آپؑ نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اصل میں لوگ اس کے حقیقی علاج کی طرف سے تو بالکل غافل ہیں اور اور طرف ہاتھ پاؤں مارتے پھرتے ہیں مگر جب تک وہ اس کے اصل علاج کی طرف رجوع نہ کریں گے تب تک نجات کہاں؟ کوئی طبیبوں یا ڈاکٹروں کی طرف بھاگتا ہے اور کوئی ٹیکہ کے واسطے بازو پھیلاتا ہے کوئی نئے تجربہ اور نئی ایجاد کے درپے ہے ۔ ہماری شریعت نے اگرچہ اسباب سے منع نہیں کیا بلکہ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاس سے معلوم ہوتا ہے کہ دواؤں میں خدا تعالیٰ نے خواص شفاء مرض بھی رکھے ہوئے ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ دواؤں میں تاثیرات ہوتی ہیں اور امراض کے معالجات ہوا کرتے ہیں مگر ان اسباب پر بھروسہ کر لینا اور یہ گمان کرنا کہ انہیں کے ذریعہ سے نجات اور کامیابی ہو جاوے گی یہ سخت شرک اور کفر ہے ۔ بھروسہ اسباب پر ہرگز نہ چاہئے بلکہ یوں چاہئے کہ اسباب کو مہیا کر کے پھر بھروسہ خدا تعالیٰ پر کرنا چاہئے اور اگر وہ چاہے تو اِن اسباب کو مفید بنا دے اور اُسی سے پھر بھی دُعا کرنی چاہئے کیونکہ اسباب پر نتائج مرتب کرنا تو اُسی کا کام ہے اور یہی توکّل ہے''۔ (ملفوظات، جلد سوم مطبوعہ پاکستان، صفحہ: 188)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2013ء)

خطبہ جمعہ کے اوقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے MTA پر خطبہ جمعہ نشر ہونے کے اوقات کا چارٹ

- براہ راست: بروز جمعہ 5 بجے شام (یکم اپریل تا 30 ستمبر) 6 بجے شام (یکم اکتوبر تا 30 مارچ)
- نشر مکرر: (نوٹ: اوقات میں 15 سے 20 منٹ کی کمی بیشی ہوسکتی ہے)

جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
9:20 PM	2:00 AM	4:00 AM	3:00 AM	4:00 PM	12:30 AM	7:00 PM
-	7:10 AM	7:30 AM	8:35 AM	-	-	-
-	3:35 PM	6:05 PM	-	-	-	-

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

اخبار مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورس و میٹنگز

10 اگست نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے عہدیداران ضلع اور زعماء اعلیٰ صاحبان کی ایک میٹنگ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس کے ساتھ ہوئی جس میں انہوں نے عہدیداران کو ہدایات دیں۔ حاضری 17 رہی۔

11 اگست نظامت انصاراللہ ضلع پشاور کے عہدیداران ضلع و ناظمین اضلاع و زعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس نے کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے شاملین کو تفصیلی ہدایات و نصائح سے نوازا حاضری عہدیداران 30 رہی۔

13 اگست نظامت انصاراللہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کے تحت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شرکت کی اور تربیتی موضوعات پر نصائح کیں۔ جس میں 64 احباب جماعت شامل ہوئے۔

14 اگست نظامت انصاراللہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر عہدیداران ضلع و زعماء و مقامی مجالس کا ریفریشر کورس ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے مساعی کا جائزہ لیا اور شاملین کو ہدایات و نصائح کیں۔ حاضری 27 رہی۔

17 اگست مجلس شاہ تاج شوگر ملز میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم امیر صاحب ضلع منڈی بہاء الدین منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب، مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نے تربیتی موضوعات پر احباب جماعت کو نصائح کیں۔ حاضری 95 رہی۔

18 اگست نظامت انصاراللہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے عہدیداران ضلع و زعماء کرام کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نے عہدیداران کو کام کرنے کے طریق اور ہدایات سے نوازا۔ حاضری 42 رہی۔

18 اگست نظامت انصاراللہ ضلع جہلم کے عہدیداران ضلع و زعماء کرام کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر، ناظم صاحب ضلع اور مکرم امیر صاحب ضلع نے ہدایات دیں اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ حاضری 38 رہی۔

18 اگست نظامت انصاراللہ ضلع گجرات کے عہدیداران ضلع و زعماء کرام کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نے مجالس کی مساعی کا جائزہ لیا اور عہدیداران کو ہدایات دیں۔ حاضری 65 رہی۔

18 اگست نظامت انصاراللہ ضلع فیصل آباد کے ضلعی عہدیداران زعماء اعلیٰ و نگران حلقہ جات کا ریفریشر کورس ہوا جس میں مکرم شکیل احمد قریشی نے عہدیداران کو ہدایات دیں۔ حاضری 32 رہی۔

میڈیکل کیمپس و ایثار (خدمت خلق)

ماہ اپریل تا جون مجلس انصاراللہ کیلری گراؤنڈ لاہور نے مد تنصیب نلکا کے لئے 15000 روپے، کفالت طلباء کے لئے 6340 روپے، بے سہارا بچیوں کیلئے 23000 روپے کی رقوم دی گئیں اور 3 انصار نے خون کا عطیہ دیا۔

ماہ جون میں نظامت انصاراللہ ضلع عمرکوٹ نے 250 غریب اور نادار مریضوں کا چیک اپ کیا اور ادویات دیں اس کے علاوہ 15000 روپے سے مستحقین کی مالی مدد کی۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ لانڈھی کراچی کے تین ڈاکٹر صاحبان نے 93 مریضوں کے علاج، ادویات وغیرہ میں مدد کی۔

ماہ جولائی میں مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی نے 4 میڈیکل

کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 825 مریضوں کا علاج کیا گیا میڈیکل کیمپس کے علاوہ 225 مریضوں کا علاج کیا، 133 جوڑے کپڑے مستحقین کے لئے مرکز بھجوائے گئے، فرسٹ ایڈ کلاس کا انعقاد کیا گیا۔حاضری انصار 35 رہی، ایک ناصر نے خون کا عطیہ دیا، عطیہ چشم میں 2 انصار نے فارم پر کیے اس طرح عطیہ چشم دینے والے انصار کی تعداد 14 ہوگئی ہے۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ واہ کینٹ نے رمضان المبارک میں مستحق افراد میں 16500 روپے کی رقم تقسیم کی، 13 جوڑے سلے ان سلے تقسیم کیے

ماہ جولائی میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے 10 حلقہ جات نے 10 مقامات پر میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جس میں 765 مریضوں کا علاج کیا گیا، 857 مریضوں کا علاج کیا گیا، 2 اقساط میں انگریزی ادویات مرکز میں بھجوائی گئیں، 603 غرباء و مستحقین کو 764883 روپے کی مالی مدد کی گئی، 2 انصار نے خون کا عطیہ دیا اور غرباء و مستحقین کے لئے 750 سوٹ مرکز میں جمع کروائے گئے۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ ڈیریانوالہ ضلع نارووال نے 30000 روپے کی رقم کے کپڑے اور کھانے پینے کی اشیاء 25 غریب احباب جماعت کے گھروں میں جا کر کے دیے اور ان کو عید کی خوشیوں میں اپنے ساتھ شامل کیا۔ایک کینسر کے مریض کے لئے 15000 روپے کی مالی مدد کی،

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع کراچی نے 6 مقامات پر میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جس میں 1785 مریضوں کا علاج کیا گیا، 4 انصار نے خون کا عطیہ دیا، 439 نئے ملبوسات برائے مستحقین مرکز بھجوائے۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ دہلی گیٹ لاہور نے مستحقین مرد و خواتین کیلئے 300 نئے سلے سوٹ مرکز بھجوائے اور 50 ان سلے سوٹ مجلس میں مستحقین کو دیئے۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ واپڈا ٹاؤن لاہور نے 3 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جس میں 102 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ دارالسلام لاہور نے 2 مقامات پر فری ڈسپنسری کے ذریعہ 230 مریضوں کا علاج کیا، مد تنصیب نلکا میں 2300 روپے جمع کروائے، امداد یتامی و مساکین کی مد میں 9000 روپے، امداد دار طلباء کی مد 3000 روپے، غرباء و مستحقین کی امداد کے لئے 15500 روپے تقسیم کیے۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد میں 28 افراد کو افطار و کھانا کھلایا گیا، میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 70 مریضوں کا علاج کیا گیا، 70 مستحقین میں 202465 روپے جس میں 100000 روپے کا راشن شامل ہے اور 2000 روپے یتیم اور طالب علم کے اخراجات کیلئے دیے گئے، رمضان المبارک میں 82 سوٹ اور 4 جوڑے جوتے دیے گئے۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع وہاڑی نے عید کے موقع پر مبلغ 44100 روپے اور 45 عدد جوڑے سوٹ پرانے و نئے غرباء و مستحقین میں تقسیم کیے۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد نے رمضان المبارک میں 10 پیکٹ راشن مالیت 30000 روپے، 10 سوٹ مردانہ مالیتی 6500 روپے مستحقین میں تقسیم کیے، 30 غریب خاندانوں کی 66000 روپے کی مدد کی گئی، 20 مریضوں کو 16000 روپے کی ادویات مہیا کی گئی۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ مغل آباد راولپنڈی نے 24 عدد سوٹ مردانہ و زنانہ مستحقین میں تقسیم کیے۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ علاقہ راولپنڈی نے 14 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جس میں 3 ڈاکٹرز نے 133 مریضوں کا علاج کیا، مبلغ 245885 روپے غرباء و مستحقین میں تقسیم کیے۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع شیخوپورہ نے رمضان المبارک میں 10 سوٹ 17 پیکٹ اشیاء خورد و نوش مالیتی 10208 روپے اور 1500 روپے نقد رقم مستحقین میں تقسیم کی۔

ماہ جولائی نظامت انصار اللہ علاقہ سرگودہا کے زیر انتظام 15 ڈسپنسریوں میں 2580 مریضوں کا علاج کیا گیا، 35 مجالس کے 163 میں فرسٹ ایڈ بکس موجود ہیں جن سے مریض استفادہ کرتے ہیں 475 انصار نے مستحقین کو ایک ایک جوڑا کپڑوں کا اور 100 پیکٹس راشن مالیتی 500 روپے دیئے گئے،

اس طرح دوران سال 80000 روپے نلکا سکیم میں جمع کروائے گئے اور 107 من گندم مستحقین میں تقسیم کی گئی

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد نے 8 میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 103 مریضوں کا علاج کیا گیا، امداد مریضاں کی مد میں 28000 روپے کی رقم صرف ہوئی، امداد طلباء کی مد میں 4700 روپے ایک خاندان کو 8500 روپے کا گھریلو سودا سلف خرید کر دیا گیا، نلکا سکیم میں 14000 روپے کی رقم جمع کروائی گئی اور 20 سوٹ مردانہ، زنانہ و بچگانہ عید کے موقع پر مستحقین میں تقسیم کیے گئے۔

5/جولائی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے دو محلّہ جات (دارالنصر غربی حبیب، ناصر آباد جنوبی) نے مرتضیٰ آباد اور موضع ستی والا میں میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جس میں 179 مریضوں کا علاج کیا نیز 15 نلکوں کا ٹارگٹ مکمل کر لیا ہے اور اس مد میں 4,50,000 روپے ادا کیے۔

5/جولائی مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد نے پسماندہ اور غریب آبادی میں میڈیکل کیمپ لگایا جس میں مکرم ڈاکٹر شہزاد احمد نے 84 مریضوں کا علاج کیا۔

7/جولائی نظامت انصاراللہ ضلع حافظ آباد کے زیر انتظام بمقام سندھواں میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 1 ڈاکٹر کے ہمراہ 2 انصار نے خدمت کی توفیق پائی۔ 102 مریضوں کا علاج کیا۔

21/جولائی مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور نے علی پارک میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں 106 مریضوں کا علاج کیا۔

28 جولائی مجلس انصاراللہ کینال بینک لاہور نے بمقام بھوبتیاں قصبہ میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں 50 سے زائد مریضوں نے استفادہ کیا، 2 عدد مردانہ سوٹ مستحقین کے لئے بھجوائے۔

وقارِ عمل

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع کراچی کی 6 مجالس نے وقارِ عمل کرتے ہوئے پارکس اور بیوت الذکر کی صفائی کی جس میں 39 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ فضل عمر فیصل آباد نے رمضان المبارک میں ایک بیوہ اور یتیم بچے کی 12650 روپے مالی مدد کی، 16 پیکٹس راشن مالیت 57100 روپے تقسیم کیے۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد کے چاروں حلقوں میں اجتماعی وقارِ عمل کیا گیا جس میں 34 انصار، 19 خدام اور 7 اطفال نے حصہ لیا۔

ماہ جولائی میں مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد نے محمدی پارک و کمپنی باغ میں وقارِ عمل کیا نیز گھروں کے سامنے انفرادی وقارِ عمل کیا گیا 47 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ جولائی میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے 25 محلّہ جات نے 32 اجتماعی وقارِ عمل کیے جن میں بیوت الذکر، راستوں، گلیوں نالیوں اور خالی پلاٹس کی صفائی کی گئی 633 انصار نے حصہ لیا۔

7/جولائی مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد نے کینال ہاؤس ریسٹ میں وقارِ عمل کیا جس میں درختوں پر چونا لگایا گیا، راستوں کو خوبصورت بنایا گیا 21 عہدیداران نے حصہ لیا۔

ذہانت و صحت جسمانی

6/جولائی مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد نے گٹ والا میں پکنک منائی، جلسہ سیرۃ النبی ﷺ بھی کیا گیا اور تقسیم انعامات کی تقریب بھی منعقد کی گئی مرکز سے مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد صحت جسمانی اور مکرم منیر احمد بسمل چٹھہ صاحب معاون صدر نے شمولیت کی۔ حاضری 51 رہی۔

• • • • • • • •

ضروری اعلان

اطلاعاً تحریر ہے کہ جن انصار بھائیوں کا چندہ رسالہ انصاراللہ ختم ہے ان سے درخواست ہے کہ سال ختم ہونے میں صرف 3 ماہ باقی ہیں براہ کرم اپنے چندہ کی فوری ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ انصاراللہ)

سیمینار بعنوان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقدہ 28؍اگست 2013ء

مقرر: مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور معاہدات کی پاسداری'' پر تقریر کرتے ہوئے

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر انصاراللہ پاکستان

حاضرین جلسہ سیرت النبیؐ

Monthly
ANSARULLAH
Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org
Ph.: 047-6212892
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250

October 2013 Ziq'ad / Zul Hajj 1434 Akha' 1392 **Editor:** Ahmad Tahir Mirza

اگر ہم عہدِ بیعت دہراتے رہیں تو احمدی معاشرہ تمام برائیوں سے پاک ہو سکتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''سب سے بڑا عہد جو اللہ تعالیٰ سے ایک مومن کا ہے، ایک احمدی کا ہے وہ عہدِ بیعت ہے۔ اگر اس عہد کی حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو خود بخود تمام احکام پر عمل اور نیکیاں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائطِ بیعت میں جو عہد لیا ہے اُس میں اس طرح جامع طور پر ہمیں پابند کیا ہے کہ اگر ہم انہیں وقتاً فوقتاً دہراتے رہیں تو احمدی معاشرہ تمام برائیوں سے پاک ہو سکتا ہے۔...... پہلی بات یہ کہ زندگی کے آخری لمحے تک شرک نہیں کرنا اور شرک کی مختلف قسمیں ہیں۔...... پھر یہ کہ جھوٹ، زنا، بدنظری، فسق و فجور، خیانت، بغاوت، فساد سے بچنا ہے۔ ان میں بھی فحشاء کے ضمن میں ان کا بیان ہو چکا ہے۔ اور کبھی ان کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دینا۔ پھر یہ کہ نمازوں کی پابندی، درود اور استغفار پر زور اور باقاعدگی ہو۔ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرنا اور اس بات پر اُس کی حمد کرنا۔ یہاں آئے ہوئے بہت سارے لوگ جو پاکستان میں حالات کی وجہ سے یہاں آئے ہیں اُن پر تو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا احسان کیا ہے۔ آزادی بھی دی اور مالی طور پر بہت بہتر کر دیا۔ پس اس بات پر بجائے کسی فخر اور تکبر اور غرور کے اللہ تعالیٰ کی حمد ہونی چاہئے، اُس کے احسانوں کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ پھر فرمایا کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کا تعلق اور کبھی شکوہ نہ کرنا۔ جب اللہ تعالیٰ انعامات دیتا ہے تو اُس کا شکر گزار ہونا اور اگر بعض امتحانات میں سے گزرنا پڑتا ہے تب بھی شکوہ نہیں کرنا۔ دنیا کی رسوم سے اپنے آپ کو آزاد کروا کر، ہر قسم کی ہوا و ہوس سے اپنے آپ کو بچا کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرنا۔ تکبر اور بڑائی چھوڑ کر عاجزی اور انکساری کو اختیار کرنا۔ (دینِ حق) کی عزت کو اپنی جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر عزیز رکھنا۔ مخلوق کی ہمدردی اور انسانیت کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنا۔ خدمتِ خلق کا یہ جذبہ بہت زیادہ ہونا چاہئے۔ اور پھر یہ فرمایا کہ آپ سے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور آپ کی اطاعت کا غیر معمولی نمونہ قائم کرنا اور کسی چیز کو اس کے مقابلے پر اہمیت نہ دینا۔ پس یہ عہد ہے جو ہم نے احمدیت میں داخل ہو کر کیا ہے۔ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اس عہد کو پورا کر رہے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ 9/اگست 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 30/اگست تا 5 ستمبر 2013ء)